

۱۱۱
۴۶۰۴
۳۰۰۰

کتابخانه احمدیه کلاں علی آباد دکن

۲۲۸۴۰

نمبر داخل

بی معاشرو صلا

تذکرہ

۱۸۸۶

تذکرہ عاری

۲۸۶

بِسْمِ اللَّهِ تَعَالَى وَبِحَمْدِهِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

مشنوی

معاش و معاد

از

تمنا عبادی محبی پهلوارومی غفرله

سب فرمایش

ارکان مسلم ایوسی اشین پهلوارومی شریف

مذہب عقل

مذہب عقل کی معرکہ آرائیوں کا تماشائیکے سلسلیں اور وکس اشعار
میں اگر دیکھنا چاہیں تو حضرت حسان الہند مدظلہ کی شنوی مذہب عقل
دیکھئے جس پر اکابر قوم نے اپنی گرانقدر رائیں دی ہیں۔
قیمت ۲ رو ملا وہ محصول ڈاک

تین آنے کے ٹکٹ بھیج دیجئے تو بہت سے اخراجات کی تخفیف ہو جائیگی

المکتبہ دارالادب

منیجہ مکتبہ دارالادب
پھلوار می شریف ضلع پٹنہ

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کی گرانقدر رائے

ہمارے قیامت خیز نزلے کے بعد سٹرل ریف فونڈ کے بعض انتظامی مشوروں کے سلسلے میں مگر حضرت مولانا ابوالکلام آزاد پٹنہ تشریف لائے ہوئے تھے اور کئی دن "دلکشائیں" عزیز قوم انجی الاظم جناب آریبل مسٹر سید عبدالعزیز مناور تعلیم صوبہ بہار دارلہیہ کے حمان رہے تھے اس موقع پر میں نے اپنی نظم مسدس عجرت زردلہ کے ساتھ اپنی دو فتویاں "مذہب و عقل" اور "معاش و معاد" مولانا کی خدمت میں پیش کی تھیں۔ پھر اس کے بعد جس اتفاق سے میں خود مساجد فونڈ کے وفد کے ساتھ کلکتہ پہنچاؤ چودہ پندرہ دن تک مقیم رہا تو مولانا کو پھر دونوں فتویوں کے ساتھ فتویٰ کتاب سنت کا قلمی مسودہ بھی دکھایا اور تناس کیا کہ ان فتویوں کو دیکھ کر تقریظا نہیں بلکہ اپنی بالکل صحیح رائے مرحمت فرمائیے۔ اور جہاں جس مضمون سے اختلاف ہوا اس کو بھی ضرور حوالہ قلم فرمائیے۔ چنانچہ مولانا نے مندرجہ ذیل تحریر اپنے دست مبارک سے لکھ کر مرحمت فرمائی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۰-۲۱-۲۲

جناب مولانا متنا صاحب عادی پھلواری نے چند فتویاں اس غرض سے لکھی ہیں کہ بعض مذہبی و اخلاقی مطالب پر ایہ نظم سے آراستہ کئے جائیں۔ اس قسم

ب

کی نظموں کے لئے اگرچہ یہ نظم اختیار کیا جاتا ہے لیکن اصل مقصود شاعری نہیں مگر
موعظت و نصیحت ہوتی ہے۔ اور ضروری ہے کہ اسی اعتبار سے ان پر نظری ڈالی جائے
مجھے اگرچہ اتنا موقع نہیں ملا کہ بالاستیعاب نظر ڈالتا، تاہم جس قدر اندازہ
کر سکا ہوں وہ اس کے لئے کافی ہے کہ مثنویوں کی خوبی کا اعتراف کروں، اور
اصحاب ذوق کو ان کے مطالعہ کا مشورہ دوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ یہ کوشش
مشکور و مقبول ہو۔

البتہ یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ مثنوی ”معاش و معاد“ میں آیہ و لَقَدْ
خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقُ الخ کی جو تفسیر کی گئی ہے وہ میرے نزدیک
محفل نظر ہے اور اس کے ترجمہ میں ”فَوْقَكُمْ“ کا ترجمہ نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

ابو الکلام کان الشرح

عہ مولانا نے مثنوی درمب عقل اور مثنوی کتاب دست در مثنوی معاش و معاد تینوں مثنویوں کا ملاحظہ فرمایا
یعنی اس لئے تینوں مثنویوں پر مولانا کی کجانی کر لے ہے۔ ۱۲ مثنیٰ
عہ حضرت مولانا نے مجھے یہ اختیار دیا تھا کہ اگر اس تحریر کو شائع کروں تو اتنی عبارت چھوڑ دوں
کیونکہ یہ عبارت صرف مجھے تنبیہ کرنے کے لئے لکھی گئی ہے۔ نہ بانی یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ لفظ ”فَوْقَكُمْ“
تیار ہلے کو یہ ”سَبْعَ طَرَائِقُ“ بجز اجرام فلکیہ کے اور کچھ نہیں ہیں، اور ان سے مراد سات ستارے ہیں جن
کے اثرات دنیا اور انسانوں پر مرتب ہوتے رہتے ہیں۔ اسی معنی کے مراد لینے میں ”فَوْقِیت“ کا پورا
مضموم دوا ہوتا ہے۔ اور انسان پر جو حالتیں گذرتی ہیں ان کے مراد لینے میں ”فَوْقِیت“ کا مضموم
ثابت نہیں ہوتا۔ میں نے اس مضموم پروری طرح دوبارہ غور کیا۔ اور اس کے بعد بھی اپنی جگہ پر قائم
ہوں۔ مفصل بیان مقدمے کے آخر میں نظر میں ملاحظہ فرمائیں۔ ۱۲ مثنیٰ غفرلہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمہ

کون ہے جو عقل و ہوش کے ساتھ جی رہا ہو اور اس کو مرنے کا یقین نہ ہو۔ مگر مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ یہ ایک ایسا اہم سوال ہے کہ بڑے سے بڑا عقل بڑے سے بڑا فلسفی اس کے جواب میں مدتوں سر بہ جیب تفکر رہنے کے بعد بھی جو سرا دھٹاتا ہے تو اس کا چہرہ ایک اُینہ حیرت ہی نظر آتا ہے۔

مذہب نے اس طلسم حیرت کی لوح پیش کی۔ اور صاف بتا دیا کہ جس طرح تم نشیت پر رہے شکم ادریں آئے۔ اور پھر شکم ادرے اس دنیا سے عمل میں پہونچے۔ اسی طرح اس دارِ عمل سے تمہیں ایک دوسرے عالم میں جانا ہے جہاں تمہیں یہاں کے اعمال کے مطابق جگہ ملے گی اور اسی عالم کا نام ”دارالآخر“ ہے۔

اربابِ توفیق نے تقلید یا تحقیقاً مذہب کی بات مان لی کیونکہ مذہب کے دعویٰ کے خلاف کوئی قطعی دلیل ان کے پاس تھی بھی نہیں۔ دوسرے مذہب کی بات ان لینے میں سیکڑوں دنیاوی فوائد و مصالح بھی تھے۔ کہ (ازمنوی مذہب و عقل)

مذہب آمد درد دہنا را علاج	مذہب آمد دار وے ہر اختلاج
مذہب آمد حکمت آموز لیتم	مذہب آمد چارہ در ویتیم

مذہب آمدے اماناں را اماں	مذہب آمدے قاہراں را اقراراں
خدا شس دار و غم بعد المات	ہست بے مذہب زبوں کا رجیات
خانہ امید را کند از اساس	مذہب از بود جہاں میر ذریاس

مگر وہ جو دنیاوی تفکرات و ترویجات سے مطمئن تھے۔ مذہب کی پانیدیاں
 ادا کی تکمیل ہوئے نفس کی راہ میں روئے انکار ہی تھیں اس لئے اس جماعت نے مذہب کی
 تعلیم سے راہ فرار اختیار کی۔ اور لگی عقل کا سہارا کرتے۔ شیطان کو موقع ملا۔ اس نے
 مختلف عقلوں کی بگ مختلف طرف موڑ دی۔ کسی نے دوسرے سے مرنے کے بعد کچھ چھپنے ہی
 سے انکار کر دیا کہ ”مر گئے مٹ گئے“ اس تخیل نے اس کے معقدین کو عذاب آخرت سے
 بے خوف کر دیا اور وہ مطمئن ہو کر اپنی ہر خواہش کی تکمیل میں مصروف ہو گئے۔ اگر انہیں کچھ
 خوف رہا تو اہل دنیا کا قانون اور حکومت کا لگا کر دنیا اور ارباب حکومت کی نگاہوں سے
 چھپ کر بڑے بڑے جرم اور بڑے بڑے برا کام چھپ کر نہ کرنا۔ ہر تہ تو باہمیہاں
 تمام پوری کر لیتے۔

کسی نے مرنے کے بعد مٹ جانے کو اگر تسلیم نہ کیا تو اس کی عقل نے جبار و سزا
 کا دو مدار فقط تبدیل جسم پر قرار دیدیا کہ ذمہ دار عمل تو فقط روح ہے۔ انسان جسم
 میں اگر روح نے عمل میں حصہ نہ لے تو آئندہ اس کی روح اسی دنیا میں کسی دوسرے
 جہانہ رکے جسم میں آجائے گی جو انسان سے کم درجہ اور اُن اعمال کے مطابق ہوگا
 درجہ نیک عمل کے تو آئندہ کسی دوسرے انسان جو موجودہ انسان سے درجہ ذلت فریاد

افضل و اعلیٰ ہو اس کے جسم میں آئے یا ترقی کر کے کچھ اور آگے بڑھے۔

یہ عقیدہ بھی وحقیقت خواہش نفس کی تکمیل میں باج نہیں۔ کیونکہ کون جانتا ہے کہ ہم پہلے جنم میں کیا تھے اور دنیا میں جو چرند و پرند نظر آتے ہیں ان میں سے کون اگلے جنم میں کیا تھا۔ جب گزشتہ حالت جو خود اسی کی موجودہ روح پر گزر چکی ہے اس کی روح کو یاد نہیں تو آئندہ جو کچھ ہو گا اس کی کیا فکر ہے

نہا ہر کسی حیوان کو کچھ غلگین یا پشیمیاں اور شرمندہ نہیں پاتے اور کوئی بھی بچھڑتا نظر نہیں آتا کہ کاش اگلے جنم میں جب ہم انسان تھے تو ایسے بڑے اعمال کرتے جس کی وجہ سے آج اس حیوانی شکل میں ہیں۔ بلکہ ہم تو انسانوں سے زیادہ مطمئن اور شاداں و فرماں حیوان ہی کو پاتے ہیں۔ (مسدس عبرت زلزله)

جو ہیں آواگون دلے انہیں کچھ بھی نہیں پڑا کہ مرنے سے ہے ڈر کیا بدلتا ہے نقطہ چولا تھے کیا پہلے جنم میں ہوں ہو اسکی خبر رکھتا اگر اب کچھ بھی ہو گئے تو ہونگے غم نہیں اس کا

کسیں ہم شاداں انسانوں سے پاتے ہیں پرندوں کو

زیادہ دیکھتے ہیں خوش چرندوں کو دردوں کو

غرض یہ عقیدہ بھی عذاب آخرت کے خوف سے بچنے کے لئے اور تکمیل ہوائے نفس کے راستے کو صاف اور بے خطر بنانے کے لئے پیدا کیا گیا۔ اور بس۔ ورنہ کوئی آسمانی کتاب اس عقیدے کی حامی نہیں۔

اہل فلسفہ کے خیالات تو حالات بعد مرگ سے متعلق اور بھی ہیں۔ مگر بالکل جن

لوگوں سے ہمارے آئے دن کے سابقے ہیں وہ انہیں دونوں میں سے کسی ایک عقیدے کے ہیں اس لئے اس مثنوی میں انہیں دونوں عقیدوں پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے اور باقی سے تقریباً قطع نظر کیا گیا ہے۔

ہاں، ایک جماعت عذابِ آخرت کی طرف سے اپنے دل کو مطمئن کر لینے والی اور بھی ہے اور یہ جماعت بہت بڑی ہے اور تقریباً اکثر مذاہب میں اس جماعت کا عنصر غالب ہے۔

وہ کفارہ یا شفاعت کا ملہ کا عقیدہ رکھنے والے ہیں یعنی کسی پیغمبر یا بزرگ کا شہید کر دیا جانا اور ان کے پیروں کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کو اپنی شہادت اور اپنے خونِ ناحق کا واسطہ دیکر اپنے خونِ بہا میں اپنے تمام ماتے والوں کو بخشوا لیں گے۔ اگر کسی جماعت میں نوحوں بہا اور کفارے کا عقیدہ نہیں ہے تو شفاعت کا ملہ کا عقیدہ تو ضرور ہے۔ غرض ان کے نفس نے ان کو اس طرح ایک غلط بیروں اور غلط امیدوں کے عذابِ آخرت سے مطمئن کر دیا ہے اور یہ بے خوف ہو کر اپنے نفس

کی تمام خواہشوں کو پورا کر لیا کرتے ہیں۔ (مسدس عبرت زلزلہ)
 اس جہان پر وہ جاتے ہیں لوگ کرتے ہیں بچا کر اٹھ لوگوں کی بہت کچھ کر گزرتے ہیں
 خدا کا ذکر کہاں ان جتنی کچھ چوڑے ہیں تو نقشے میں جس کے رنگ نہ سب کا بھرتے ہیں

فریب و مکر کو دنیا نہر اپنا سمجھتی ہے
 دیانت میں رات میں نہرا اپنا سمجھتی ہے

اس جماعت سے خطاب اس ثنوی میں تقریباً مطلق نہیں ہے۔ ان کے لئے ایک مستقل رسالہ زیر تالیف ہے جس میں خصوصیت کے ساتھ ”شفاعت“ کے مسئلے پر بحث کی گئی ہے۔ کہ شفاعت تو قیامت میں ضرور ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک شفیع المذنبین ہیں اور آپ قیامت میں اللہ تعالیٰ کی حضور میں گنہگار اُمّت کی ضرور شفاعت کریں گے۔ لہذا کہ علیہم السلام کی شفاعت کا ذکر تو خود قرآن پاک میں نہ کر رہے۔ مگر شفاعت انہیں گنہگاروں کی ہوگی جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ شفاعت کرنے والوں کو شفاعت کی اجازت دے گا اور وہی لوگ شفاعت کر سکیں گے جن کو اللہ تعالیٰ شفاعت کا اختیار دے گا۔ نہ ہر بزرگ شفاعت کرنے کا حقدار ہوگا اور نہ ہر گنہگار کے لئے شفاعت کی اجازت ہوگی۔ اسلئے جو لوگ شفاعت کے بھروسے پر جو چاہتے ہیں کرتے ہیں وہ شیطان کے دھوکے میں مبتلا ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ اس ثنوی میں دو ہی قسم کے حضرات مخاطب ہیں۔ ایک تو وہ جبکہ عقیدہ ہے کہ ”مرگئے مٹ گئے“ دوسرے وہ جو تنازع یعنی آواگون کے قائل ہیں۔ ان دونوں جماعتوں کو سمجھایا گیا ہے کہ اسلام نے مرنے کے بعد کے متعلق جو بتایا ہے کہ مرنے کے بعد پھر ایک دوسری زندگی ہے۔ اور آخر ایک دن جزا و سزا کا آئے گا۔ جب تک وہ دن نہ آئے اچھی رو میں اچھے مقام یعنی علیین ہیں اور بُری رو میں بُری جگہ یعنی سجدین میں رہیں گی۔ اور حسب و کتاب کے بعد نیکار

جنت میں اور بدکار دوزخ میں رہیں گے۔ یہی عقیدہ حق اور صحیح ہے۔

اس ثنوی نے جنت و دوزخ اور قیام قیامت پر تو پوری بحث نہیں کی ہے مگر مرنے کے بعد ایک دوسری زندگی جو اس دنیاوی زندگی سے مختلف ہوگی۔ اور اچھے لوگ مرنے کے بعد عِلِّین میں اور بُرے صحیحین میں رہیں گے اس پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ اور حساب و کتاب کو ثابت کیا ہے۔

اس اسلامی عقیدے پر مخالفوں کا سب سے بڑا اعتراض یہ تھا کہ کس بچے جو مصائب و تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں یہ کیوں؟ کیونکہ قرآن پاک کہتا ہے مَا أَصَابَ مُمْسِكًا مِنْ مَّصِيبَةٍ فَمَا كَسَبَتْ أَيْدِيهِمْ یعنی جو مصیبت تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی افعال کی کمائی ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ دنیاوی مصائب و تکلیف بھی پاداشِ عمل ہی ہیں مگر کس بچے کو معصوم اور غیر مکلف ہیں۔ جب ان کو کوئی تکلیف شرعی نہیں دی گئی ہے تو پھر یہ پاداشِ عمل کیسی؟ اگر یہ کہا جائے کہ والدین کے اعمال کا اثر بچہ پر پڑتا ہے تو قرآن پاک اس کی بھی نفی کرتا ہے کہ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ یعنی ایک شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اس نے ایکسچینج میں مصائب کے آنے کی کوئی معقول وجہ نہیں بتائی جاتی۔ علماء جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مالک و مختار ہے۔ اس کو اپنے بندوں پر پورا اختیار ہے جس کو جس طرح چاہے اسے کالِیْسَالٌ عَمَّا یَفْعَلُ یعنی جو وہ کرتا ہے اس کے متعلق کسی کو اس سے کچھ چھیننے کا حق نہیں۔ مگر یہ جواب اطمینان بخش نہیں کیونکہ کس بچے ہی پر اللہ تعالیٰ کو

اختیار تام حاصل ہو، اور جو انوں اور بوڑھوں پر نہ ہو یہ کیوں؟ بندے تو سب
 یکساں ہیں۔ عاقل و باغ ہی پر مصائب ان کے اعمال کی وجہ سے کیوں آتے ہیں اور
 کیوں کہا گیا کہ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ یعنی ہم نے
 اون پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ صاف کہہ دیا جاتا کہ تم سب
 میرے بندے ہو۔ میری ملکِ تام ہو۔ تم پر مجھ کو کامل اختیار ہے جس کو چاہوں گا
 جنت میں بھیجوں گا اور جس کو چاہوں گا دوزخ میں جھوک دوں گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے
 ایسا نہیں ارشاد فرمایا بلکہ ہر نفس کے متعلق صاف فرمایا کہ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
 مَا الْكَسَبَتْ یعنی جو اس نے کمایا وہی اس کے کام آئیگا اور جو بُرا کیا وہی اس کے
 لئے وبال ہوگا۔

مگر اس ثنوی میں اس سوال کا نہایت ملل جواب دیا گیا ہے۔ اور اس بسبب
 جواب کے سلسلے میں جو دعویٰ پیش کیا گیا اُس کی سند میں قرآن پاک کی آیتیں بھی پیش
 کی گئی ہیں تاکہ فریقِ یہ نہ کہہ سکے کہ یہ تو تمہارا دعویٰ ہے تمہارے مذہبِ تمہاری
 کتاب کا دعویٰ نہیں ہے۔ اور اصول مذہب کا چونکہ صراحتہ قرآن سے ثابت ہونا ضروری
 ہے اسلئے صرف قرآن ہی کی آیتیں پیش کی گئیں۔ روایتوں سے قطع نظر کیا گیا تاکہ
 سندیں جرح و تعدیل کی کشمکش سے محفوظ رہیں اور پھر ہر دعویٰ کی عقلی دلیل نہایت
 وضاحت سے بیان کر دی۔ درمیان میں جو شکوک پیدا ہوتے تھے ان کو دفع کرنا بھی
 میرا فرض تھا۔ مگر میں نے دیکھا کہ جہاں جو شک پیدا ہو رہا ہے اگر وہیں اس کا جواب

دیدوں تو بحث بہت طویل ہو جائے گی، اور خلطِ مبحث اس قدر ہو جائیگا کہ ناظرین موضوعِ بحث کو متبعین کرنے میں دھوکا کھا جائیں گے۔ اس لئے ”محبورِ اہل موضوع پر پوری بحث کرنے کے بعد مستقل ایک باب دفعِ خل کا قلم کر دیا اور جتنے ”دخل“ یعنی اعتراض پیدا ہو رہے تھے نمبر وار ہر ایک کا ”دفع“ یعنی جواب دیدیا گیا۔ اور ہر ایک اعتراض چونکہ نتیجہ حضرت عقل تھا اس لئے جوابات بھی عقلی ہی دئے گئے کہیں کہیں قرآنِ پاک کی کوئی آیت بھی ضرورتاً نقل کر دی گئی ہے۔

آخر ثنوی میں ”مستدرکات مفیدہ“ کے زیر عنوان مختلف عنوانات کی تحت میں ایسے متعدد ضروری مضامین بیان کئے گئے ہیں جن کا جاننا اس ثنوی کے ناظر کے لئے ضروری اور جن سے اس ثنوی کے اصل موضوع کو گہرا تعلق تھا۔

ایک یہ سوال بھی لوگوں کے سامنے تھا کہ دو شخص ہیں جن میں سے ایک عقائد و عبادات سے تو بالکل عاری ہے مگر اس کے معاملات و اخلاق نہایت اچھے ہیں اور اس نے اپنی ساری زندگی خدمتِ خلق کے لئے وقف کر دی ہے۔ غرض حسنِ اخلاق کا ایک عہدہ ہے۔ اور دوسرا بالکل اس کے برعکس ہے۔ یعنی عقاید بھی صحیح رکھتا ہے اور عبادات بھی پوری طرح بجا لاتا ہے۔ مگر معاملات و اخلاق اس کے نہایت خراب ہیں۔ یہ ارسائی خلق میں ہمہ دم مستغرق رہتا ہے۔ مرنے کے بعد ان دونوں میں کس کی نجات ہوگی؟ کیا عقائد و عبادات نمونے کی وجہ سے اس پہلے شخص کے سارے خلاق حسنہ اور معاملاتِ نیک ضبط ہو جائیں گے اور وہ سیدھے دوزخ میں

ڈال دیا جائے گا۔ اور صرف عقائد و عبادات کی وجہ سے اس دوسرے شخص کی ساری بد اخلاقیوں اور بد اعمالیوں سے چشم پوشی کی جائے گی اور یہ سیدھا جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔ یا شخص اول کی نجات باوجود عقائد و عبادات نہونے کے صرف اخلاقِ حسنہ اور معاملاتِ صالحہ کی وجہ سے ہو جائے گی۔ اور یہ دوسرا شخص باوجود عقائد و عبادات کے اخلاقِ حسنہ اور معاملاتِ صالحہ نہونے کی وجہ سے دوزخ میں ڈال دیا جائیگا؟

یہ سوال ملک میں خوب شائع ہوا اور سنا ہے کہ اکثر علمائے حق نے اس کے معقول جواب بھی دے دیے ہیں۔ بہر حال اس فتویٰ میں اس سؤل کا بھی کافی جواب موجود ہے جو غالباً اور بزرگوں کے جوابات سے نوعیت میں الگ ہو گا۔ دیکھیے ”رفع اشتیاق یا رانِ طریقت“ ص ۴۱ اور ”مقصود از تخلیق جن و انس“ ص ۴۳ تا ص ۴۶

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد مدظلہ کا شبہ

میں نے اس فتویٰ کے صفحہ ۱۱۱ تقریباً ”کے عنوان سے آیہ کریمہ
وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ وَمَا لَنَا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ
کا ترجمہ اور اس کی ایک تفسیر لکھی ہے۔ تفسیر اس میں شک نہیں کہ کسی دوسرے
مفسر نے نہیں لکھی ہو۔ مگر صرف اس لئے کہ یہ بات میرے ذہن میں آئی ہے اور کسی

دوسرے مفسر نے نہیں لکھی ہے۔ یہ تفسیر غلط قرار دیدی جائے انصافاً صحیح نہیں۔
 اللہ کا کلام ایک دریائے بکراں ہے۔ ہر خواص کو کچھ نہ کچھ نئے موتی قیمتی سے
 قیمتی مل جاتے ہیں۔ لو کان البحر مداداً لکلمات ربی لتنفد البحر
 قبل ان تنفذ کلمات ربی۔ ولو جئنا بمثلہ مداداً ۵
 باقی راہیہ الزام کہ ”ترجمے میں‘ فوق لہ‘ کا ترجمہ نظر انداز کر دیا گیا
 ہے“ جس کی وجہ سے میری بیان کردہ تفسیر حضرت مولانا کے نزدیک محل نظر ہو
 صحیح نہیں۔

لفظ ”فوق“ کے معنی وضعی میں بلندی مکانی کا مفہوم ضرور ہے۔ مگر
 اس کا استعمال غلیہ ”زیادہ“ احاطہ برتری، فضل وغیرہ معانی میں بھی
 بکثرت موجود ہے۔ باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ خود قرآن پاک ہی کی سند حضرت
 ذیل آیتیں ملاحظہ کی جائیں۔

۱۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا۔ (آل عمران ج ۳ ص ۱۳) میں بمعنی غلبہ

۲۔ فان کن نساءً فوق اثنتین (نساء ج ۲ ص ۱۳) { بمعنی زیادت

۳۔ وفوق کل ذی علم علیمہ۔ (یوسف ج ۳ ص ۱۴) { بمعنی احاطت

۴۔ وهو القاهر فوق عباده (انعام ج ۲ ص ۱۵) { بمعنی احاطت

۵۔ وانا فوقهم قاهرون۔ (اعراف ج ۱ ص ۱۵) { بمعنی احاطت

۶۔ زرغبنا بعضهم فوق بعض درجہ (زمر ج ۲ ص ۱۶) بمعنی علو مرتبہ

- ۷۔ والذین اتقوا فوقهم یوم القیمة (بقرہ ج ۲، ۲۶) بمعنی علو مرتبت
 ۸۔ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (انبیاء سورہ حجرات ج ۲، ۱۳) بمعنی شدت
 ۹۔ فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منهم کل بنان (انفال ج ۲، ۲۴) بمعنی ”علی“
 ۱۰۔ سردناہم عذاباً فوق العذاب بما كانوا یفسدوف ۱۵ (ج ۱۲، ۱۵)
 ۱۱۔ ان اللہ لا یتحییٰ ان یشرب مثلاً ما بعوضۃ فما فوقھا۔ (بمعنی علاوہ)

(بقرہ ج ۳، ۳۳) بمعنی ”دُون“

مذکورہ بالا آیات کریمہ کے مطالعے سے صاف ظاہر ہو گیا کہ فوق کے معنی پرستی
 مکانی کی تخصیص ضروری نہیں اس لئے میں نے جو وجعلنا فوقکم میں معنی احاطت
 کو ملحوظ رکھتے ہوئے ”فوقکم“ کا ترجمہ فقط ”تم پر“ لکھا تو اس کے غلط ہونے
 کی کوئی وجہ نہیں۔

مگر سب سے زیادہ تعجب یہ ہے کہ مولانا نے فوق کے ترجمے میں بلندی مکانی پر تو
 اتنا زور دینا ضروری تصور فرمایا۔ مگر سبب طرائق کے ترجمے میں طرائق
 سے اجرام فلکیہ کے مراد لینے کے لئے کوئی قرینہ حالیہ یا تعلیمیہ تلاش نہ فرمایا۔ طرائق
 تو ”طریقہ“ کی جمع ہے جس کے معنی راستہ، سیرت، حالت، کیفیت وغیرہ ہیں۔
 میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس لفظ سے ستارہ کیونکر سمجھا جاسکتا ہے۔

میں مضمون کو خواہ مخواہ طول دینا نہیں چاہتا اسلئے اپنی بیان کردہ تفسیر کی ناسد
 میں اب صرف قرآن پاک ہی کی پوری آیت پیش کر دیتا ہوں جس کی آخری کڑی یہی

اس وضاحت سے مذکور ہیں ؟

مختصراً اس کا جواب یہ ہے کہ پہلی منزل عالم انتشار کے سات حالات بھی قرآن پاک میں ضرور مذکور ہیں۔ مگر عالم انتشار کے حالات ہیں اسلئے اس کی آیتیں بھی منتشر ہیں۔ اور مختلف مقامات میں ہیں۔ جن کو یکجا کیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ بات اتنی واضح اور صحیح ہے کہ ہر صاحب عقل اس کو بے دلیل تسلیم کرے گا بلکہ قبل سے تسلیم کئے ہوئے ہے اس لئے اس کے لئے تمام آیتوں کو مجتمع کرنے کی خواہ مخواہ کوئی ضرورت نہیں۔

باقی رہیں بعد کی منزلیں یعنی عالم معاملہ کے سات حالات۔ اس کی آیتیں بھی قرآن پاک میں موجود ہیں مگر یہ بھی بے حد واضح ہے۔ البتہ اثنا ضرور ہے کہ یہ کوئی ضروری نہیں کہ ہر مولود پر یہ سات حالتیں گزریں۔ کیونکہ کوئی بچہ مرجاتا ہے کوئی جوان کوئی اوجھڑا۔ وَمِنْكُمْ مَنْ يُؤَدُّ إِلَىٰ أُسْرِ ذَٰلِ الْعُمُرِ اس لئے دنیا کی یہ سات حالتیں ہر ایک پر مترتب بھی نہیں ہوتی ہیں۔

آخر میں اس مقدمے کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ سبنا امتنا
 فِي الدِّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
 کہ اسے پروردگار ! ہمیں دنیا میں بھی ”حسنہ“ عطا فرما۔ یعنی توفیق دے کہ
 وہ سارے فرائض جو دنیا سے متعلق مجھ پر جائز کئے گئے ہیں۔ اور جن سے

اصلاح دنیا کا تعلق ہے اُن فرائض کو ہمیشہ پوری طرح ادا کرا۔ اور اُن کو پوری طرح ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور آخرت میں بھی ”حسنہ“ عطا فرما۔ یعنی وہ فرائض جن کا تعلق اصلاح آخرت سے ہے اُن کو بھی ہم سے پوری طرح ادا کرا دے۔ اور اُن کو پوری طرح کرتے رہنے کی توفیق عطا فرما۔ یعنی حسنہ دنیا (حسن معاملات و حسن اخلاق) بھی ہم کو عطا فرما اور حسنہ آخرت (حسن عقائد و حسن عبادات) بھی ہم کو مرحمت کر۔ اور ہم کو عذاب و دوزخ سے محفوظ رکھ۔ آمین ثم آمین۔

سَرَّهِنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِیْمُ ۝

خاکسار

تساعادی مجیبی پھلواروی غفرلہ

رباعیات

مذہب جو نہ ہو، کوئی مذہب نہ رہے انسان انسان نہ ہو جو مذہب نہ رہے
مذہب یعنی ہے آدمیت اک لفظ محل ہے وہ لفظ جس میں مطلب نہ ہے

مذہب کو سمجھ کے راہ ٹھکراؤ گے اور عقل کی آنکھ پا کے اتراؤ گے
لیکن تم کام لیکے آنکھوں سے فقط رستے کو چھوڑ کر کہاں جاؤ گے

گھرے شب تار میں نکلتے تو سی انکھیں ہوں مندی اگر سننے تو سی
 مذہب اگر راہ تو ہے عقل ہی آنکھ بے آنکھ کے راستے پہ چلے تو سی

ہے عقل تو مذہب کی نفرت کیسی؟ مذہب اگر عقل سے وحشت کیسی؟
 مذہب اک راستہ ہوا اور عقل ہے آنکھ رستے اور آنکھ میں قنات کیسی؟

چارہ نہیں ہر چند رایت کے بغیر مانو نہ روایت کو درایت کے بغیر
 تقلید ہوتی اور تحقیق ہے شمع شب کو نہ چلو شمع ہدایت کے بغیر

نشا عادی جیسی غفر!

هَذَا كِتَابٌ يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ

اَيُّوْنِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هَذَا اَوْ اَثَرَةٍ مِنْ عِلْمٍ

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَرَّقْ بَيْنَكَ الْقُرْآنَ لَرَدِّكَ إِلَى مَعَادٍ (مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا يُعِيدُكُمْ وَفِيهَا يُخْرِجُكُمْ مِنْهَا لِيُرِيَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ) (انذار) ج ۲ ص ۱۹۸ سورہ طہ (۱)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَفِيلِينَ (مُؤْمِنُونَ حَتَّى رُكُوعِ أَوَّلِ)

مَشْوٰی
مَعَاسِقُ وَمَعَا

العبد الذليل لربِّه الجليل الماری

محمد الشهير في الدين المتعارف بتخلصه منا الفلوارى

حسب قرابايش ارکان مسلم ایسوسی ایشن پھلوارمی شریف ضلع پٹنہ

ۛۛ باہتمام سید نور الحسن پھلواری ء

در سبزه مستنید بر لب مجلس مراد فیروز با آنکه چون خورشید در محراب طبع پدیدار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

<p> اے کہ حیراں عقلمادرشان تو ذرہ درہ شاہد یکتایت ہرچہ بہت از سر دو گرم و خشک تر قدرت کو قائل ہر ماترید خالق اکھ صبا ح سزاق الحین مچ کرنے والا پیرت کے بچے کو زرقاں پور ہرچہ انسان است از خلق و دوں مرد و انجشید اے لہو نزل زانکہ خود فرمود اے ذوالعطا ہرچہ انسان است از سعی و است </p>	<p> عجز از عرفان تو عرفان تو باہمہ نہایت پیدایت بہت برنگ درت نہادہ سر کل شیء حی من الماء افرید خالق الانسان من ماء تمین انسان کو رکین و میل پانی سے پیدا کرنا والا ہمہ دست پا و پشت و تخم و گوشت جازیا عما جنینا قد فعل جو کچھ جنین رہنے کی حالت میں اس سے کیا ہو سکے بسم اللہ الرحمن الرحیم انسان کے پاس نہیں جو کچھ اس نے کیا ہو سکے اگرچہ استحقاق بے فصلت کہیت </p>
--	---

منتخب قرآن مجید

اے مے آیات قرآن میں | حرف حرش رحمة للمؤمنین

وَيُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝
سورہ بنی اسرائیل ج ۱۵ ص ۹

اَقْرءُوا فِيهِ هُدًى فِيهِ شِفَاءٌ | اِنَّهٗ يَشْفِيْكُمْ مِنْ كُلِّ دَاءٍ

قُلْ هُوَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَشِفَاؤُ ۝ سورہ حم سجدہ - آخر ج ۲۴ ص ۱۹

پارہائش پارہائے ہر و ماہ	ضوفاں ہر نثرش چوں شمع را
صفہ اش دایے علم بے کراں	وندراں ہر سطر او موجے راں
فتح اش اصد فتوح آید بپیش	کسرہ اش اجبر کسر از فہم بیش
ضمہ اش منضم بہ آثار فتوح	سر سیر عجول کلید فضل و وح

ترجمہ - ہم اُنارنے ہیں قرآن سے وہ باتیں جو شفا اور رحمت ہیں ایمان رکھنے والوں کے لئے ۱۲ منہ
۱۵ - کہہ دو (اے رسول) کہ وہ (قرآن) ایمان رکھنے والوں کیلئے ہدایت اور شفا ہے ۲ منہ

<p>از پے ولہاست جز مش سکوں نقطہ اش ارد رہاں صد نکتما تا تواناں را مد و ہر تہاں کے یہ آید کاریں از آفتاب حرمش میں تازہ و احترام جینا وقت تلاوت تیچوں میں</p>	<p>واقفیت است قفش رہنوں مرکزے باشد محیط علم را ورد و از ارد و اربست امان لَئِنْ كُفَيْتُمْ عَنْ الْمُبَارَكِ السَّبَّابِ مس او یہ نامطہر شد حرام نبذہ یا مالک آید مسخن</p>
---	--

جلوہ گام معیشین بادا ولم
رہنبا اویاد و رہنمزلہم

تقدمہ

<p>اندریں دنیا کہ دنیا جوت ہر کجا، تو چو آواز سرور</p>	<p>ہر کسے رخت از دیگر نیست نہرہ آراوت آب گلوش</p>
--	---

بنگہی جمعے بہر حاجت جمع
مقصود ماگفتنی پنهان بدل
قوم قوم و ملک ملک اندرین
کہ لب غوغائے بربادی ملک
دعویٰ حریت ایشان را لب
گریہ ایشان برے خندہ
نعرہ شان "من عدو من بول"

بے طمع گفتار و ستر پا طمع
برزیاں صد فقر ہائے مشتعل
نام مذہب برب و نام وطن
کہ لب سودائے آزادی ملک
دست لب بکشادہ از لب طلب
در تہ ہر و غط و در چپندہ
ہم نہ بنید سلسلے جز من یقول
کہ می گوید؟

اے کمی در میان قوم قوم
"قوم قوم" ہست آخر قوم کو
قوم افراد منظم راست نام
قوم اگر نبود منظم، قوم کو

ایں فعال در قیظہ سنت یا نوم
منتظر لیل است اینکہ یوم کو
در تشتت این لقب شش حرم
فاقہ ہست نیست نیت صوم کو

<p>فانغ از تنظیم و در اصلاح محو شد ہمہ تہذیب و تدبیرت بخاک اے کہ سبت ماہذب و اہتا ایں سیاست و دیوانگی ست ایں سیاستہا تجارتہا و تست دام آزادی مگر گسترده</p>	<p>صرف را بگزاشتہ خوانی چہ نحو جملہ داری در سیاست انہاک اہتر بہت اقتضایاتہا غفلت چوں از امور خانگی ست بر مفاد قوم غارتہاے تست بندہ خود قوم خود را کردہ</p>
---	--

جمعے دیگر

<p>ہچناں جمعیت حریت طلب ہزار ماں سوداے آزادی بسر</p>	<p>دعویٰ آزادی ہستش بلب مجدد شگامہ وحشت اثر</p>
--	---

اے مراد از علم صرف علم کو یعنی صرف سے الفاظ مفردہ کے احوال اور نحو سے مرکبات کے حالات معلوم ہوتے ہیں
اسلئے پہلے صرف پر علم لینا ضروری ہے کہ "تہذیب" سے مراد تہذیب الافلاق ہے یعنی شخصی اصلاح۔ اسلئے "تدبیر"
سے مراد تدبیر المنزل ہے یعنی خانگی اصلاح۔ اسلئے "ماہذب و اہتا" یعنی اشخاص تہذیب الافلاق سے
داری ہیں۔ اسے یعنی نہاں سے اقتصاد دی اور خانگی حالات خراب ہو رہے ہیں۔

<p>نزد ایشیاں اندرین دوزماں نیت در سر جز بوائی خود سری علم شاگردان ز استادان فزون شد زماں از خانہ دار بہار ہا از قیود امر و نہی اہیات خواہی ار پابندی خود را کشود ہے کہ ایں پاستیکہار حست گر نیا شد جبر و قید اندر جہاں فہم ایں سر ہر کہ عقلش رہنمون</p>	<p>امتیازے نیت در خود و کلاں می کند سالاریے ہر شکری از مریدانند پیراں سرنگوں شوہر اندر خانہ زن کو چھا راہ آزادی ہی جوید نبات دیگراں را ہم رہا کن از قیود از برائے امن عالم علتے است زیر دستے از کجا یا باماں "جوش آزادی مگر جوش خونست"</p>
--	--

جمع سویم

<p>ہیچناں جمع سویم باشد ہر</p>	<p>ظاہر شہد است باطن حبلہ ہر</p>
--------------------------------	----------------------------------

<p>زعم حریت مریشاں ایدل سید لاجرا ز ریشاں ہر یکے ہا رب از پابندی دینِ مبیں نیدگی حق گلویش است طوق نیدگی نفس اصل دین او گر پستاری نفس ست انجین در جہاں ظلم ست جملہ دار و گیر</p>	<p>ہر نفس در خطرہ ایماں گسل عقل ایشاں ہر ایشاں مملکے ہر دوش نفس بدش اندر کمیں بندہ نفس ست ادا تا بشوق جملہ تسویلات نفس این او ہر چہ خواہی کن کہ آزادیت دین انجین آزاد اگر با ید ضمیر</p>
---	--

<p>اے کہ ہستی در ہوا ہا پاگل فکر آزادی تو میداری بہ پیش بایدت آزاد و حرم زبستین بے رہی راترک گو، بجاہ رو</p>	<p>نیت این مفہوم آزادی دل در رہ تکمیل خواہشہائے خویش در رہ تکمیل فرض خوشتین در پس رہبر، مگر آزادہ رو</p>
---	---

<p>با دگر آزاد رويکسان براه همدکن از بهر آزاد می خود</p>	<p>انچه خود خواهی بپه دگر نخواه هاں مشو پانبد حرص نفس بد</p>
	<p>قرض خود شناس و در دل شاد باش در دله قرض خود آزاد باش</p>
	<p>رجوع بمقصد</p>
<p>دستها در دامن وحشت زده مایه قوتش روشن از مافات او <small>انچه بر باد خواهد رفت انچه بر باد رفت</small> می نمشد لیک آره در پای و شجر کرد یکجا خنجر و تیغ و تفنگ بر رگ جان معاش اقتصاد غیرت و شرم و حیا را سر برید</p>	<p>الغرض این قوم حریت زده کل یوم در آهسته حالات او بر سر شاخ است در پیش شمر بر آزادی چو کرد اعلان جنگ خنجر حریت او اول نهاد باز چو شمشیر آزادی کشید</p>

کارِ انیاں جملہ از عقل ست دور
شروع و دین امرغ سبل ساختند
عیش از اداں یورپ را بہ آرز
عمر بار دند بر قمار و دل حد
خوف خالق کرد از دلہا بروں
تا نیا شد و شست از روزِ حبرا
می کند او ہر پیر خواہد بے خطر
جز بد نیا بستش سعی و عمل

اے زہے آزادی این اہلِ نور
تبعِ حریت سپس چوں آفتند
نگرند ایشان ز چشمِ انیار
چوں کسانے کہ بیک نظر فی خود
اول این قوم گرفتارِ جنوں
منکر آمد بعث بعد الموت را
خوفِ حشرش باز نے ترسِ سحر
ہر کسے رشیانت غافل از اہل

صَلِّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ يُحْسِبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعَهُ (آخر کتب)
اے کشیشِ نیادی سامانِ ندگ کی فراہمی میں زیادہ نہیں اور یہی سمجھتے رہے کہ ہم تو بہت اچھا کام کر رہے ہیں
قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا لَئِن لَّمْ يَكُنِ الْآخِرَةُ خَيْرًا مِّمَّا أَكُونُوا فِيهَا فَاسْرِدُوا
راہے لہذا و حظ عظیم وہ عیش دنیا کے طلبکاروں کے کہ کاش کہیں بھی ہوتا جو کچھ
قارون کو دیا گیا ہے۔ وہ تو بڑی قسمت والا ہے۔ (سورہ قصص ج ۲ ص ۱۲)

<p>یاست ایشان را ز دین انکار نام قوتے گویند و حق نامش نهند خس ایشان را بود پروردگار قوتے، لیکن نہ صاحب قوتے قوتے بے صاحب قوت کجاست</p>	<p>یاست ایشان را ز دین انکار نام قوتے گویند و حق نامش نهند بے شعور و بے حس بے اختیار ناگزیر آمد قبول علیے نیک اند عقل و دانش کراست</p>
<p>از سزائے جرم تا باشند دور کے وہ کس را سزا کی گمری لیک خوف از خلق بچہ کنند تا نباشد دیگران را علم آں جرم میدانند صرف افشا جرم ز وایشان بہتر نباشد ہنر</p>	<p>ز اں ہی گویند حق را بے شعور ہر کرا باشد نہ علم و آگہی زین جنوں از خوف خلق آیند جرم نہ ویچ جرمے نزد شاں نزد شاں باشد نہر اخفا جرم جرم باشد در حد قانون اگر</p>

<p>حَسَنُ خُلُقٍ حَسَنُ كَارِ أَمْنِمُ اسْت دین بود با اہل عالم عدل و داد هیچ کس را دین ما باشد ہمیں</p>	<p>خَلْقٌ رَاكُونِذَارٌ دَعْمُ اسْت دین نیامد جز پے منع قساد تانیا زاریم بر دے زمین</p>
<p>در حقیقت از حقیقت هست و نارمند از طعنه الحاد خلق حَسَنُ خُلُقٍ اسْتِ تے در کارا خَلْقُ اِنِیَانِ نِسِیْتِ جَزِ بَعْضُ حَسَدِ رہبری خواهند خود گم کرده را ایں نہ بینند از بنگاہ امتیاز اگر باشد یا نصاری یا جہود حَسَنُ خُلُقٍ شَسَلْکُ اَیْنِیْنِ بُود</p>	<p>نیست ایں الفاظ غیر از قول و اختر از ست ایں فقط ز ایرد خلق خود اگر بینی دریں اہل یا کار ایشان جملہ رشت و جملہ بد ظاہر شان و شن باطن سیاہ ایں اسیران کنند حرص و آرز ہر کہست از مسلمین از ہود یا کے دہریہ بیدیں بود</p>

<p>ہر کہ بدکارست، قول و ستیز دزد ہم گوید کہ دزدی رواست بخسل اہر کس شناسد خود فتانماں را ہم ہی آید نظر</p>	<p>نیکی کارست از جاتم عزیز نزد ظالم ہم ستم کردن خطاست ہر کہ بگریزد از انقبض و خد قتل بے جرم ست جرم سخت تر</p>
<p>ہمچنان جو دوسخا و عدل و داد صدق و ہمدردی ہم جرم و کرم صبر و شکر و عفو و اخلاص و وفا لیک باشد دین مذہب گہ ہیں</p>	<p>خلق داند خلق ارباب رسد او خلق داند مسلک اہل ہم خلق داند مذہب اہل صفا نیت بیدیں ہر شخصے بزر ہیں</p>
<p>حسن خلق و حسن کارست امر ہم خلق و کار نیک اسے بدیاں</p>	<p>دیں عبادات و عقائد تمام جاں عبادات و عقائد انداں</p>

بر عقائدِ دالِ نبائے شرعِ دوین	چوں ستوں یا شبد عبادِ بہر ایں
--------------------------------	-------------------------------

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ مَنْ أَقَامَهَا فَقَدْ أَقَامَ الدِّينَ وَمَنْ هَدَمَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّينَ

رمول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز قائم رکھی اس نے دین کو قائم رکھا۔ اور جس نے نماز کو کھارات (کوڑھا دیا) اس نے دین کو ٹوٹھا دیا۔

سقفِ می اں خلق و کارِ نیک را تو کجا باشی چو نبود خانہ ات سبہ بیکانہ اندر چمن بہ تو نبود اعتماد، یس کس ہر کجا از خلق خوئے آیدت ہر کجا تنہا ییے باشد ترا نیست سیرت اگر عقائد نیستت	خانہ نبود بے ستوں بے بنا ہر کجا باشی جہاں بیکانہ ات کے تو دانی لذتِ حب الوطن خلق در کار تو دار پیش پس حسن کار و حسن سیرت باشدت از کہ ترسی؟ گرنہ ترسی از خدا خبر عبادت یک شاہد نیستت
--	---

<p>وعدہ سازی ہو کہ از قسم حُسنِ خلقت نباشد معتمد</p>	<p>چون خدایت نیت، اینت نیت ہم چون ترا بود بدلِ خوفِ احد</p>
<p>پس نباید اندریں دارِ فتن بے عبادات و عقائد زینہار</p>	<p>بے عبادات و عقاید ز بستن حُسنِ خلقت باشدتِ حُسنِ کار</p>
<p>اگر نہ باور آیدت ایں مختصر مثنویم را بحشیم دل نگر</p>	

تقریب

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ وَمَا تَأْخُذُكَ بِهِنَّ غَافِلِينَ

(سورہ مومن - جز ۱۸ رکوع اول)

(ترجمہ) اور ہم نے تم پر سات طریقے پیدا کئے۔ اور ہم (کو الٹ) غفلت سے غافل نہیں ہیں۔

ایک انسان پہلے عالم امتثال میں تھا یعنی اس کے اجزاء پہلے خدا جانے کہاں کہاں
منتشر تھے۔ اس کے بعد عالم اجتماع میں آیا جس کی دونوں سرسبزیاں صلب پیر اور شکم مادر۔
ہیں اس کے تمام ذرات جمع ہوئے اور وہ ایک نفاذ انسان بن گیا۔ ان دونوں سرسبزوں
میں نقطہ تخلیق جسم ہو گئی اور جسم سے روح کا تعلق پیدا ہو گیا۔ جسم کی یہاں اسی تکمیل ہوئی
جتنی کہ تعلق روح کے لئے ضروری تھی۔ اس کے بعد عالم اعمال میں آیا یعنی عالم اسباب
میں۔ یہاں پہلے جسم کی تکمیل ہوئی اور رفتہ رفتہ روح کی دماغی پرورش اور تعلیم۔ اگرچہ
روح، تجربہ کار کو مکمل جسم مل جاتا تو بہت سے نقصانات کا احتمال کیا کہ یقین تھا۔ اس لئے
جسم کی تکمیل روح کی تعلیم کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ ہوئی۔ پہلے عالم یعنی امتثال میں سات
مرحلے طے ہوئے۔ پہلے ذرات تھے جو پانی کے ساتھ پھر زمین میں بولے ہوئے والوں

کی تو را کہ بن کر اس کے اجزاء اور دوسرے اجزاء کے ساتھ اسی میں جذب ہوتے گئے۔ پھر پودا پھر درخت ہوا۔ پھر اسی میں شکوٹے مکھ جن میں وہ اجزاء اے انسانی پنہاں پھر پھل ہوئے۔ جن چند پھلوں میں اسی ایک انسان کے اجزاء اپناں تھے ان پھلوں کو اس آنے والے انسان کے باپ ماں نے کھلایا۔ اب حیب کہ تمام سے انہیں غذاؤں کے ذریعے اس آنے والے انسان کے اجزاء اس کے باپ ماں کے بدن میں آگئے۔ تو اب یہاں سے دوسرا عالم یعنی عالم اجتماع شروع ہوا۔ یہاں بھی اسی طرح سات مرحلے اس کو طے کرنا پڑیں گے۔ تین اس عالم کی پہلی منزل یعنی پشت پدریں اور چار دوسری منزل یعنی بطن مادر میں۔ غذا۔ خون۔ پھر نطفہ۔ تین صورتیں اس کی جسم پذیر میں ہیں۔ اور علقہ۔ مضغہ اور عظام مکسیدہ (ہڈیاں جن پر گوشت چڑھا ہو) پھر جنین بطن مادر میں بنا۔ دنیا میں آیا تو یہاں بھی وہی سات مرحلے ہیں۔ مولود۔ رضیع۔ صبی۔ مراہق۔ بالغ شباب۔ کھل۔ ہرثم۔ اور اللہ تعالیٰ کچھ اس سے غافل نہیں کہ وہ کب کس منزل میں تھا اور سب سے بڑا ہے گا۔ اور عالم انتشار میں اس کے اجزاء کہاں کہاں رہے اور کہاں رہیں گے۔

فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

و بچھو

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ خَلْقِكَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کیفیتِ آفرینشِ انسانی

الْمَوْ نُخْلَقُ لَمْ مِنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ۝ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ۝ إِلَىٰ قَدَرٍ
مَعْلُومٍ ۝ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَدَرُونَ ۝ (مرسلۂ آخر حبیبؑ ص ۱۱)
یہ نہیں پیدا کیا ہم نے تم کو ایک ذیل بانی سے۔ پھر نبیاً اسم نے اس کو ایک ٹھہرنے کی جگہ میں
رہنے والا ایک مقدار معین تک۔ پھر اندازہ مقرر کیا ہم نے۔ پس کیا بچھا اندازہ معین کرنا والے ہیں۔

جسم و روح و ماطہ دار دہی
یا بفرمانیا کن از من تو گویش

آدمی کو سہت امر و زادی
پیشتر زین او چہ بود امر و بوش

<p>بود در عالم بہر اطرافش و انہا چوں در زمین کاریدند جملہ اجزایش ز ہر چارایش کرد و اندہ در زمین جذبش بعد از اس سریز و گشتہ نال</p>	<p>مستش اجزائے دیمقرایش و آبہا چوں از فلک باریدند گشت با جہرا ان دانیج چند روز یافت در وی پریش و ندر اس صد خوشہا پریشال</p>
--	---

وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا
 مِنْهُ خَضِرًا نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا وَمِنْ الْأُخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ
 دَانِيَةٌ وَجَنَّتٍ مِنْ أَعْنَابٍ وَالزُّيُونُ وَالرَّيْحَانُ مُمْتَلِئًا وَغَيْرُ
 مُنْتَشِبِهِ ط أَنْظُرْ إِلَى ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَعْبَهُ طَارَاتٍ فِي ذَلِكَ

لے دیمقراط۔ دیمقرطیس۔ ایک یونانی عظیم مقدار اجزائے دیمقرطی نئے نئے ذرات بسیط
 جن کی تجربی محال ہے جن سے عالم اور عالم کی سب چیزیں ہیں۔ پہلے اس قیور ہی کا انکشاف
 دیمقرطیس کو ہوا تھا۔ اسلئے اسی کے نام سے منسوب ہے۔ آخیشج۔ عنصر چیا۔ آخیشج یعنی
 آب و آتش و خاک و باد۔ لے مشیج معنی آمینہ۔

لَا يَتْلُو لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ (سورہ انعام - جزوہ - رکوع ۱۲)

از شرم ہائش جو انسانے پور زاں متع شد و روتو نہا ہم شہوتش راندہ سو پہلو زن انچہ از اجز آ انسانے کہ بود	جسم او از وسع شہما بیرد دورش اندر بر قہائش و مبہم رفت ایاہا تغشے لیکہ محققی در خوشہ من حیث الوجود
--	--

(ترجمہ) (پوری آیت کا) اور اللہ تعالیٰ وہ جو جس آسمان را پر ہے پانی اتارا۔ پھر نکالی اس سے
بہ چھپ کی حائش۔ پھر نکالی اس سے سبز کوئل (درخت) کہ نکالتے ہیں ہم اس سے تہہ و تہہ دانے اور کھجور
کے اقسام سے کہ اسکے گھسے خوشے ہیں نیچے نکلے ہوئے۔ اور باغ انگور زیتون اور انار کے ایک دوسرے سے
نکلے جلتے اور مختلف۔ دیکھو اسکے پھلوں کی طرف جب وہ پھل دیں اور اس کے گھسے کی طرف۔ بیشک اس میں
ایماندہ قوم کیلئے نشانیاں ہیں۔ فَأَحْزَنَّا بَہٗ مَا بَلَّغْنَا شَیْءً۔ اس کل شئی میں بڑا مڑ ہے۔
در تحقیق نباتات خوار جادہ کے اجزاء اولی نباتات کے فہم میں اس کے اپنے اجزاء کے ساتھ آگتے ہیں
یہ اس کی طرف ایک خاتیت طیف اور بلخ اشارہ ہے جن درختوں اور پھلوں کا تذکرہ اس آیت
میں ہے اور پھلوں میں مادہ منویہ کے پیدا کرنے کی بہت زیادہ صلاحیت ہے۔ ایماندار قوم کیلئے
ان میں نشانیاں ہونے کا ذکر کس قدر صحیح ہے فَتَنَّا کُرَّ وَاٰ اٰہْلَ الْاٰمَانِ ۱۲۔
لے یعنی باز ن خود شے ہم بستر شد۔ ۱۲

<p>و ز شجر شد منطلق اندر شجر در تنش باخول مشکل آمده نطفه گشت یافت در بطن اطفال جمع اجزا پریشان منبت اولین منزل پس جمعیتش</p>	<p>منتقل از دانه شد سوک شجر و ز ثمر در جسم اکل آمده چند قطرات دیش وقت اطفال اینست آن نطفه که اصل است نطفه باشد جوهر اصلیتش</p>
<p>جمع گشته شد در صلب منتقل در رحم آن نطفه گشت اول علق</p>	<p>آخر آن اجزا آن آب و گل پس نفخه طبع بعد از طبق</p>
<p>کثر کلون طبقاً عن طبق - (سوره اشتقاق ج ۲ ص ۹)</p>	
<p>کسوت آن عظم لحم آمد تمام روح بدینا کرد در ماه و دهم یافت در دنیا در انسانی کمال</p>	<p>و ال علق شد مضغ و بعد عظم مانده تا نه ماه اندر بطن ام در رحم او بود ناقص چون لال</p>

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِينٍ ۚ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ
نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّلِيٍّ ۚ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا
الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظًا مَّا فَلَسْنَا الْعِظَامَ
كِحَاقٍ ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ وَفَتَّيَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ
(رکوع چہ سورہ مومنون)

ہر شے کا میاں بی میسر نمی شود

ایک می بینی تو آخر با یقین	ایں کہ ہر دانہ زوید از زین
ہیچان ہر نخل بار آور نشد	شد اگر ہر شاخ خوشہ ورنشد

لف ترجمہ :- ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اس کو نطفہ بنا کر ایک ٹھہرنے کی جگہ میں رکھا۔ پھر ہم نے نطفہ کو علقہ (یعنی جیسے بونے خون کی طرح) بنا دیا۔ پھر اس علقہ کو لٹھڑا بنا دیا۔ پھر اسی لٹھڑی پر گوشت چڑھایا۔ اس کے بعد اس کو ایک دوسری تخلیق میں کھڑا کیا۔ پس برکت والا ہے اللہ جو نہایت بہتر پیدا کرنے والا ہے۔

<p> بچیاں در خوشہ بود ہر تھر بچیاں ہر لقمہ را بنود مساع بچیاں ہر قطرہ خون بدن بچیاں ہر نطفہ بود مستحق بچیاں اندر رحم ہر نطفہ بچیاں ہر مضغہ کے گرد جنس </p>	<p> کرش بود در معدہ کشفہ گذر تا بود خون دل و قوت دماغ کہ تواند ایہ نطفہ شدن تا کندش سوئے بطنے منطلق کہ دہش ساز و برگ مضغہ ہر جنس نبود کہ خیر دیر زمین </p>
---	---

ناکامی ناکامان

<p> دائہا ریزند اندر آب و گل ریشہا باشد کہ سر برزد تخم سر را ز گل کرد صد ہا نونہال خوشہا گل کرد اندر شاخا </p>	<p> لیک شد و خاک گشتہ مضجحل در نمایش بعد از افتادہ سقم دیدہ لیکن گشتہ پامال کو غذا گشت ست لنع و یوم را </p>
---	--

<p>بر زمیں اجڑاں از ہم رنجتہ قے شد و از معدہ اش آمد بدر یاروں شد از لب خم ایلم در رحم قطعاً ندادندش گزر یک زان ممکن نشد استنش بر قنادر سر نشد از دے مہم یک نفس نکشید ہم اندر جہاں مرد بعد از ساعت روزی حہ</p>	<p>بس ثمر ہائے بشلخ آدینختہ لقمہا باشد کہ خوردانسان دیدہ خونہا کہ شد زوایم نطفہا در احتلام افتد بدر آہا باشد کہ بگرفتہ ز نش مضغہا باشد کہ بود اندر رحم بس حنین رطن مادر شد جہاں بچہا زائیدہ شد اما گہے</p>
--	---

خور بر جوہ کامیابی و ناکامی

<p>مثل ہر گیر ہر یک تند بست یک سرت و یک نہاد و یک قوی</p>	<p>بیخ دانی این سہ اشیا کہ بہت ہر قدر فرے کز آل خبر بست</p>
--	--

لیکن آخر اندر آہنا از چہ رو گر یکے را بر کف آمد گوہرے گر یکے شد در منازل کامیاب لاجرم باشد وجوہ فوز و خسر	ایں تفاوت بہت درستو و مو خاب ہم خاسر آمد دیگرے دیگرے در منزلے آمد خراب بے سبب ہرگز نباشد یسر و خسر
--	---

(حاشیہ صفحہ سالت)

۱۵ اگر یہ کہا جائے کہ یہ دعویٰ صحیح نہیں۔ کیونکہ یقیناً ایک دانہ دوسرے دانے سے
سرشت و ہندو قوی میں مختلف ضرور ہے۔ اسی طرح ہر فرد دوسرے فرد سے علیٰ ہذا القیاس
ہر لطف دوسرے لطف سے۔ تو میں اس کو تسلیم کرتا ہوں کہ یہاں تو محض ظاہری اعتبار
سے کہا گیا ہے۔ بہ شک کیسا وی تجربہ کرنے سے ہر دو فرد میں فرق ضرور نکال آئیگا۔ مگر ان سبوں
کی پہلی اصل یعنی اجزاء لائق تجزی یا اجزاء دیمقہ الطیبہ جو بسیط ہیں وہ سب تو یقیناً ایک
سرشت و ایک ہندو دیک تو تھے۔ پھر ایسے متحدہ تحقیقہ اجزاء سے مختلف تحقیقہ اوتوبان
اکلوائف اور متغائر الاحوال اشیا کیونکر بنے اور وہ کون سی نئی چیزیں تھیں جو ہر چیز میں لک
(ربطہ فصل کے) ایک شے کو دوسری شے سے ممتاز کر گئی اور ایک میں ملی اور دوسری شے
میں نہ ملی۔ اس لئے اگر یہ اشیا تو بذاتہ یک سرشت و یک ہندو دیک تو تھیں تو کم سے
کم یہ سرشت و ہندو دیک تو تھیں جزا سے ہندو دیک تو تھیں۔ فائدہ و نفع

لَهُ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَمَا تُسَبِّحُ أَبَدًا يُلَمُّ سَوْرَةُ جُورِ ۱۲۸

بے سبب ہرگز نباشد جور و کور | خلق را خالق تمی گیر و بخور

ذَٰلِكَ يَٰۤاَنَّا اللّٰهُ لَمْ يَكْ مُغَيِّرًا نُّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُهَا

مَا بِاَنْفُسِهِمْ (سورہ انفال) ذَٰلِكَ ۱۲۹ مَا قَدَّمْتُ اَبَدًا يُلَمُّ

وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلّٰمٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۱۳۰ (آل عمران ج ۱۹)

وَجُوه كَامِيَابِي وَنَا كَامِي

ماہی گوئیم از علم یقیں
چون بینی بہت اندر امتحان

چیت وجہ فوز آن خسرین
گوش کن ہر ذرہ اندر جہاں

۱۳۱ (ترجمہ) جو کچھ نہیں نصیب چوخی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کی کمائی ہے۔ ۱۳۲ (ترجمہ) یہ اسلئے ہے کہ اللہ کبھی کسی قوم کو کوئی نعمت دیکر پھر اس میں تغیر نہیں دال دیتا جب تک وہ اپنے ذاتی امور میں تغیر نہ دالیں۔ ۱۳۳ (ترجمہ) یہ اس وجہ سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے پیہ کیا ہے اور بے شک اللہ اپنے بندوں کے لئے ظالم نہیں ہے۔

<p>ہرچہ آمد شد مکلف از الہ ہرچہ بہت از زان مرغ و نورما ہر کیے زان اُمّہ اُمّثالہ ایک جاعت و تہاری طرح آفریش چوں حق عزوجل ہست در بیح ہر شود رطلوں</p>	<p>از خس و خاشاک و شاخ و برگ کاہ و زرخ و آہو و اسپ و راہوار حَالِہَا تَحِلُّ لَکُمْ اَحْوَالُہُمْ ان کے حالات لکھتا تھا کہ حالات تمہیں بنا کر ہے حسب حالش و ادکلیف عمل اِن لَمْ تَسْبِیْہُمْ لَا تَفْقَہُوْنَ</p>
---	--

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَّجْنَحُ إِلَّا أُمَّ
أُمَّتًا لَّكُم مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ لَا يُرْجَعُ
يُحْشَرُونَ (انعام ۳۸) وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِہِ
وَلَكِنْ لَا تَفْقَہُوْنَ تَسْبِیْہَہُمْ (بنی اسرائیل ۷۵) اِنَّ
اللَّہَ یُسَبِّحُ لَہُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرِ صَفِیٰطٌ
کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوٰتَہُ وَتَسْبِیْحَہُ (نور ۲۱-۲۲) (ترجمہ سید زین العابدین)

۱۔ اور نہیں ہے کوئی چیز چلنے والی زمین پر اور نہیں ہے کوئی پرندہ جو اپنے دُنیوں سے اڑتا ہو مگر

ہر چہ زان آمد سر ہر منزلی	مدرے آمد درں یا مقبلے
انچہ از احوال اعمالش بود	باعث اویار و اقیالش بود
منزلی دار الحزن گشتش اگر	شد بجرم منزل شپس مگر
از مصیبت ما اصابک اندر	باعثش من نفسک آمد اولس

وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ (سارجہ علیہ) وَمَا
أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَمَا لَسَبْتُ أَيْدِيكُمْ (شوری چہ ابتدائے)

تفصیل فرائض جملہ اشیاء

دال فرائض بہر آمد و نوع ہر دور اگر بجا باکرہ و طوع

(یہیہ شیعہ فرقہ) یہ سب جو عین میں جو تہا یہ ای جیسی نہیں کی کسی نے اس کتاب میں کسی چیز
یعنی کوئی فرد می بات چھڑی میری چیز بیان کر دینی تفصیل فردی تھی اس کا مفصل و منہج چروہ
سب اپنے پروردگار کی طرف سے۔ اس میں ہے اور نہیں ہے کوئی شے مرزہ را تہ کی (تہرین
کے ساتھ اس کی بیخ کرتی ہے۔ انہم کہ کہ تہیہ کو سمجھتے ہیں ہو۔ سب شے تہ کی بیخ کرتی ہے
۔ اشیاء جو ساگر و دریں میں بہ رہے ہوں یا نہ ہوں۔ خیرانی نماز و شیعہ کے طریقے کو مباحی ہے

وَكُلُّهُ اسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ
(نقرہ۔ انحرکت) وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ (آیت مجید) سُبْحَانَكَ

ہم در اس منزل بود اور بقا	فرض اول آنکہ اگر آرد بجا
از پئے آل فرض دارد آبرو	ہم در اس منزل کہ مستمرو را

لہ ترجمہ (اور اسی (اللہ) کے آگے سرطاعت ہو گئی ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی سے یا مجبوراً۔ اور اسی کی طرف وہ سب لوٹیں گے۔ لہ اور ان شری کے لئے سجدہ کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی سے یا مجبوراً۔ اور ان چیزوں کے سامنے صبح و شام (تنبیہ) میں نے ان دونوں آیتوں کے ترجموں اور ایسے ہر موقع میں "ہُنَّ" (جو عی میں اسم موصول ہے اور اس سے ذوی العقول ہی مراد ہوتے ہیں) سے "چیز" مراد لی ہے۔ یعنی اس کو ذوی العقول وغیرہ ذوی العقول کیلئے عام رکھا ہے۔ اس کی وجہ بیان کر دینا ضروری ہے۔ ورنہ سبکی زمین، اے عربی داس نوراً مقترع ہو جائیں گے۔ بات یہ ہے کہ اوپر کی پیش کردہ آیات سے یہ ثابت ہے کہ چہرہ و پرند یہ نہ کہ ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ اور اسی عموم مطلق اور اطلاق عام کے ساتھ وجہ سے متون میں اللہ تعالیٰ نے اس مفہوم کو بیان کیا ہو مثلاً یُسَبِّحُہُ بِحَمْدِہِ مَا فِی السَّمَوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ، اللہ کے سورہ جمعہ ۲ وغیرہ۔ اسے یہاں فقط ذوی العقول کو خاص کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ اصل یہ ہے کہ کہیں تو بخیار اہل تفسیر "ما" موصولہ عام یا کیا اور میں صرف اس خیال سے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہو کر آیا کرادہ خود مر رہے ہیں تو ان کو غیر ذوی العقول

ہم دریاں منزل کند نشو و نما	حسب مقدارے کہ کردتش ادا
فرض دیگر ہم دریں منزل بود	اکوچو ز ادمزل دیگر نشو و

(اعتقاد حاشیہ مضمون سابقہ) کیوں قرار دیا جائے۔ بلکہ اس کام کے کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی ذوی العقول ہی میں داخل فرمایا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے ہر شے بلکہ ہر ذرہ جب اپنی نماز اور تہجد کی تسبیح یا تہجد کے کل کلمات کے علم حاصل کر لے تو تسبیح کے تو علم نماز و تسبیح بلکہ مطلقاً علم بغیر عقل کے کیونکر ممکن ہے۔ البتہ ہماری عقل اور ان کی عقل میں آسان و زمین کا فرق ہے۔ ہمارا اعتبار سے وہ یقیناً عقل میں مختصر یہ ہے کہ ایک عقل ہو لانی اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو دی ہے۔ اسی اعتبار سے یہاں سب کو ذوی العقول ہی قرار دیا گیا ہے۔ اور میں اسی عموم کو قائم رکھنے کیلئے ترجمے میں ”من“ کا ترجمہ ”چیز“ یا ”شے“ کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ (تفسیر محل) وَالْظُّلُمُوتُ بِالْغُدُوءِ وَالْأَصَابِلُ یعنی ان چیزوں کے سامنے کبھی صبح و شام اللہ تعالیٰ کو سجدے کرتے ہیں۔ سایہ کا زمین پر گرنا ظاہر ہے اسلئے اس زمین پر گرنے کو سجدے سے تعبیر کرنا نہایت لطیف ہے۔ مگر کہا جاسکتا ہے کہ یہ تو ایک شاعری ہوئی (انغوذ بالشد من ذلک) کیونکہ سایہ کا کوئی مستقل وجود تو ہے نہیں۔ یہ تو ایک اعتباری چیز ہے۔ روشنی جو زمین پر پڑتی ہے یہ ہے آفتاب یا یارخ وغیرہ کے سامنے آجانے سے مجھ برہمگی اور میں نے زمین کی جتنی جگہ روشنی پڑنے سے روکی تا ریکہ نہ آجی اوسی کا نام سایہ ہے۔ اس تو ایک مستقل چیز قرار دے کہ اوس کو کبھی قضائی اور قضیہ طوعا و کرہ قرار دینا یہ معنی دارد۔ تو میں کہوں گا کہ ایسی کتنی اعتباری چیزوں کو اس نے اب مستقل الوجود منو ادیا ہے مثلاً آواز کہ ہوا کی کیفیت تھو جی کا نام تھا۔ مگر آج مجھ کو کہ گراموفون کی بیروں میں بند ہے۔ اور ٹیلیفون کے تار پر دوڑتی پھرتی ہے۔ عکس۔ کہ اس کی حیثیت بھی بالکل سایہ کی طرح ہے۔ جب آپ کسی شفاغ چیز کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں تو

<p> اندریں منزل اگر گردش ادا ہر قدر کیں جاو اآں فرض شد ہر قدر زادے کہ کرد اینجا ہم الغرض منزل بمنزل ارتقا آں بود در ہر منازل بہرور فرض امر و زار ادا کرداویں فرض فردا اگر بجانا ورده است </p>	<p> باشدش در منزل دیگر بقا اجرش آنجا یابد و ناز و بخود حبش آنجا نفع یابد بیش و کم آں کند کو ہر دو فرض شد ادا کو ز ہر یک عمدہ اش آمد پذیر عیش امر و زش بود بانی ہوس باشدش فردا تہی از عیش دست </p>
---	---

چند

(حاشیہ بقیہ حاشیہ صفحہ سابق) تو آپ کی شکل اوس میں نمایاں ہو جاتی ہے جب آپ ہٹ گئے تو آپ کا عکس بھی غائب ہو گیا۔ مگر نوٹیں آپ کا عکس سارے کے دامن میں گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ دور کیوں جائے۔ سنگ مشعر ہی کو دیکھئے لکھتے وغیرہ کے عجائب خانوں میں ایسے پتھر آپ کو بہت ملیں گے جن پر درختوں کا سایہ جم کر رہ گیا ہے اور وقت کی پوری تصویر اس پر نمایاں ہے۔ ایسے یقیناً سایے کا بھی ایک مستقل وجود ہے۔ لایَعْلَمُ جُودُ سِرِّ بَاطِنِ اَکَا حُطُو الشَّدَّ کی مخلوق کے حالات و کوالف کو کچھ وہی پوری طرح جانتا ہے۔ سایہ نبطا ہر مجھے وایتہ فرور ہے مگر اس کے غیر مستقل فی الوجود ہونے پر ایمان رکھنا صحیح نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علما اتم۔

وَفَرَحًا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ
الْأَمْتَاعُ (سورہ رعدہ ۳۱)

فارغ ست از فرض امروز کار	ق	فکر فردا او کردارد بے
بگذرد امروز او گو در تعب	ق	لیک فردا باشد شش و شش و شش
هر کار امروز و فردا خالی است		تر اهتمام هر دو فالغ بانی است
حال استقبال او شد هر وید		شد تباہ امروز و فردا هم شود

استشهاد از حالات سابقہ

حالات نطفہ		
اے کرداری عقل و علم مستند		می تنی بزکتہ سخی ہائے خود
گزنگا ہے انگنی در نطف		ریشہ بینی بر قطرہ
ریشہ اش کوئی و یاد و ویت		لیک باشد جملہ در آب کشف

<p>ریشہ و آبش بہم نہ بود اگر گر رفیق رہ نیا شد آب و سیل آبش می رود سوئے رحم گرنہ از صلبے رسیدن آب و دود با خود آب را تاورد این شہا آں ہمہ آید درین از صلب ریشہ از صلب گو کارے نمود</p>	<p>کے بود محفوظ در صلب پدر کے کنڈاں ریشہ سوئے بطن رود کار آں ہے میں نگر دو منصرم در رحم ہرگز نہی یا بد وجود در رحم آید ہم باز از کجا یا بد این چار و شش از فضل رب در رحم لیکن چہا در خود فردود</p>
--	--

تذیل

<p>نطفہ را باشد مذی "ہچوں نفق می کنڈاں صاف اش بیشتر بے مذی "ہرگز منی" نماید برل</p>	<p>بہر او چاؤوش باشد در طریق سہل تا گرد بدہ اور اگر ز را لکیرے بہت این آب ہنوں</p>
---	--

بیش ازین نیست باور خلیج در رحم چوں دیگر از دو کار نیست	ز آن نگشته هر دو با هم همراز جز منی این عالمی را یا نیست
---	---

حالات جنین

بچنال اندر رحم دار جنین هم سر و هم گردن و خلق و دوش هر دو این هم دارد و هم هر دو ساق غیر عضو انجا سستش هم چیزها چون شبیه کشت بود همچون لحاف این و آنجا گریستش ناگزیر در رحم بود و تقایش را ملامت آن دو صفتش در رحم بود مفید	دست پا و سینۀ و پشت و سر هم دهان بینی و هم چشم و گوش است او را هر بدن از حقیقت طاق کشت بود بے آن محال آنجا بقا رسمانے نیز رویده ز نطف لیک در دنیا حقیر از هر حقیر لیک پیش در جهاں ناید بکار ز آن نشد از جنین اعضایش عدید
--	---

انچه از اعضا جنین دارد بهم
 هست را بعضی که اندر بدن نیز
 همچو دست پا و زانو کاندیش
 یک در دنیا هم افتد بچه را
 چشم و گوش و بینی و کام و زبان
 عقلش را باشد گوید ای خدا
 یک چو آید درین دارالقرار
 بنید از چشم و ز گوش او بشنود
 گریار چشم و گوش از بطن ام
 با خود از مادر بطن او دست پا
 گزین بطن مادر آید کو رو کر

هر یک او را در رحم آید بهم
 میدهند نفس نهی ای عزیز
 زین همه باشد نشسته خوشترش
 از هماغه دست و پا پا کارها
 هیچ نفی نیست نه اش انداز
 این همه اعضا را دای چو آید
 چشم و گوش هم دین آید یار
 می کند هم می چشم هم می خورد
 در جهان پیش عمی و مکم و مم
 در جهاں دیگر که نخبند بچه را
 از کجا یا بدگر کسح و تبصر

حَالَاتِ دُنْیَا بَعْدِ پیدائش

دلیل بر اینست

<p>از حوارج با خود آورده بے هم شمشیر باوئے ہم آں رسن قطع شد آں حبلِ رؤیہ ز نواف اندریں منزل نہ بخشید هیچ سوؤ</p>	<p>بچیاں چوں رجاں آمد کے بست اور اجماع اعضا بدن شد جد ز آں شمشیر آں علف کال مفید منزل پیشینہ بود</p>
--	--

<p>اکثرش ایسے بماند تا حیات می کند سر ہر چہ پیش آید فہم گیرد از دست پھایش می دود گاہ می آید بحفل در کلام می کند کار بد و کار نیکو</p>	<p>لیک اعضا کیش با و اجزای ذات ز انچه آورد دست با خود از رحم بید از چشم و نگاشت نشود از دین گاہے خورد آب طعام الغرض از ہر چہ بہت اعضا و</p>
---	---

<p> که کند با سحر لطف و دفا که اعزّه را کند از خویش دفع ز آنچه آورده رصلب اندر رحم ز آنچه آورده رطلن اندر جهاں آن توان روح باشد بر دوسم بد بدش می زاید و شیطانی است آن توان بد که شیطانی بود و آن توان نیک که باشد ز رب آن توان بد بر دوسم جحیم </p>	<p> که کند بر دیگران ظلم و جفا که با عدل هم رساند سود و نفع گشت از دوسم نظم اعضا منظم از تجارب روح را بخشد توان نیک بد چو قسمت اعمال جسم نیک از نیک آید و رحمانی است کردش تحصیل نادانی بود حاصلش کن تا کنی فردا طرب و آن توان نیک ز خلد و نعیم </p>
--	---

بیان نتیجه استشهاد سابقه نجاطیت

<p>ایک خوش سامان همیا کرده</p>	<p>روح را حاصل تو آنها کرده</p>
--------------------------------	---------------------------------

<p>فرضائے صلب را کردی ادا فرض دنیا پیش تو امر و زہست بیدت گر راحت دنیا و بس یک زریں بعدت نباشد حق</p>	<p>فرضائے صلب را کردی ادا فرض دنیا پیش تو امر و زہست بیدت گر راحت دنیا و بس یک زریں بعدت نباشد حق</p>
<p>فَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ بعض لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار دے دے کچھ دنیا (نعمتیں) اور انہیں ہر اسکے لئے آخرت میں مِنْ خَلْقٍ ه (سورہ بقرہ ص ۲۴) مَثَلُ الَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَوُصِّلُوا أَغْمَ لَهُمْ کوئی نصبتہ کافروں کی مثال ایسی ہی ہے کہ ان کے اعمال مثل بالوکے كَمَا دِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ میں جس کو ہوائے اڑی ہو اندھی کے دنوں میں جو کچھ ان لوگوں نے کیا صَالِسَبُوا عَلَى شَيْءٍ (سورہ ابراہیم ص ۳۱) اوس میں کسی پر کچھ قابو نہیں رکھتے۔</p>	<p>فَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ بعض لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار دے دے کچھ دنیا (نعمتیں) اور انہیں ہر اسکے لئے آخرت میں مِنْ خَلْقٍ ه (سورہ بقرہ ص ۲۴) مَثَلُ الَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَوُصِّلُوا أَغْمَ لَهُمْ کوئی نصبتہ کافروں کی مثال ایسی ہی ہے کہ ان کے اعمال مثل بالوکے كَمَا دِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ میں جس کو ہوائے اڑی ہو اندھی کے دنوں میں جو کچھ ان لوگوں نے کیا صَالِسَبُوا عَلَى شَيْءٍ (سورہ ابراہیم ص ۳۱) اوس میں کسی پر کچھ قابو نہیں رکھتے۔</p>
<p>عیش عقیقے اگر تو خواہی نیز ہم وَاَدَاں نزل ہم ای جا کن ہم</p>	<p>عیش عقیقے اگر تو خواہی نیز ہم وَاَدَاں نزل ہم ای جا کن ہم</p>
<p>وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ اور ان میں بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں</p>	<p>وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ اور ان میں بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں</p>

حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ - اُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا
 بھلائی اور بچاؤ ہم کو عذاب دوزخ سے۔ یہی لوگ ہیں کہ ان کے لئے نصیب ہے۔

كَسَبُوا وَاللّٰهُ سَوَّيْعُ الْحِسَابِ (سورہ بقرہ ج ۲ ص ۲۴)
 انہوں نے کمایا ہے اور اللہ ملکہ حساب کرنے والا ہے۔

مَا تَقَدَّسُوا لَا تَفْسَلُوا مِنْ حَيْثُ تَدْعُو عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَبِيرٌ عَظِيمٌ
 جو کچھ تم آگے بھیج گے اپنے نفس کے لئے بھلائی تھے اُس کو یاد گئے اللہ کے پاس ایسی حالت میں کہ وہ
 أَجْرًا۔ (آخر نزل ج ۲۹)
 بہتر ہو گا اور اجر کی حیثیت سے بڑا ہو گا۔

رفع اشتیاء یا ان طرقت عطف نگاہ شان سو حقیقت

<p>وز بنا تم عقدہ نکشاید ہو کہ از یک مشتہم مدتہ در عبادات و عظام دل سبند وین عظامد یسبح غیر از وہم نیست از حق وہم از حقیقت بے خبر</p>	<p>انچہ گفتم ایک باور ناید از چہ ہستی در حقیقت مشتہم تو ہی گونی ز من اے ہوشمند ایں عبادت کا اہل فہم نیست آہ اے نا آشنا ہرگز</p>
---	---

<p>خُرمِ دنیا کردہ صرف اعتبار غیر ازیں فرحے نباشد نزد تو یا مگر عمر تو باشد شہت و ہفت یا ہمیں منزل تو دانی آخریں راں شدی فارغ ز فکر زاد راہ مرگ را دانی فناے بے ضرر</p>	<p>حُسنِ خلق و نیز حُسنِ کار و بار تو ہمیں یک فرحِ نپاری زود ناچو دی، "فردا ہم از یاد تو رفت منزلے دیگر ندانی بعد ازیں نیست جز بر کارِ امر و رت نگاہ خلق خود را را انکاس دانی مگر</p>
<p>اَفَحَسِبُّكُمْ اَنْمَّا خَلَقْنَا لَعْنَةُ عِبَادٍ لَا تَلْمِزُ الْاَلْبَانَا لَا تَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا کی تم نے سمجھ لیا ہے کہ ہم نے تم کو محض بیکار پیدا کیا ہے؟ اور تم ہمارے پاس لوٹ کر آئیو گے نہیں ہو جاؤ گے</p>	<p>اَفَحَسِبُّكُمْ اَنْمَّا خَلَقْنَا لَعْنَةُ عِبَادٍ لَا تَلْمِزُ الْاَلْبَانَا لَا تَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا کی تم نے سمجھ لیا ہے کہ ہم نے تم کو محض بیکار پیدا کیا ہے؟ اور تم ہمارے پاس لوٹ کر آئیو گے نہیں ہو جاؤ گے</p>
<p>بودہ و صلیب، لیکن دریں بچیاں و رطن اُم مانی، مگر اندریں منزل چرادراری یقین نقی قطن، سچ توانی، مگر</p>	<p>اس نفہیدی "ہمیں باشد کماں" اس تکفٹی "منزلے تبود دگر" "منزلے دیگر نباشد بعد ازیں" جائے قطن را ندانی معتبر</p>

ایکہ داری عقل بش و علم بش تو نہ دستی بہر منزل کہ گام انچہ ساماں بہر عقبی بایت ور نہ در عقبی پشمانی کشتی ہر کہ بے زادش بود عزم سفر	یاد کن از سانحات عمر خویش باتو و آوردی تو سامانش تمام آل بہم کردن ہیں جابایت رنج بے برگی بنادانی کشتی در سفر بزر ہر قدم بنید خطر
---	--

مَقْصُودُ اَز تَخْلِیْقِ جَنِّ و انس

گفت حق منافریم جن انس علت غانی خلق انس و جان	تا پرستند مگر این ہر دو جنس ہر پرستش نیست چاند رجاں
---	--

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ہ سورہ موعذہ (۲)
میں نے جن و انس کو نہیں پیدا کیا مگر اس لئے کہ یہ سب میری عبادت کریں۔

گر نہ تائید از بر رحماں رسید	تا لغوِ رمز این توالِ سید
------------------------------	---------------------------

روین می دار و ازین گوش کن	اگر تو خواهی فهم سراسر سخن
کار آن منزل تو سازی لا کلام باشد آنجا از اسباب قرار سعی زادن منزل دیگر کنی کاندرین منزل تو داری محبت تو خس و خاشاک را حاصل داری	تا ترازو منزل باشد مقام بهر آن منزل کنی چند آنکار مدتی این جا اقامت گر کنی لیک نبود مدعای صلیت اصل کارت کار این منزل داری
آنکه از بهرت چه سامان شدیم؟ خون غدایت می رسید از سیاهان بودت آنکه از نفس هم یک ابا شدیم یا بهرت از رب قدیر	تو چو خود بودی خنجر اندر شکم در شیمه بودی ات خط و اماں داشتی از دست زانو احتیابا این قدر بودت چو آنجا ناگزیر

<p>نامدی در لطن اُم برہیں چوں سر و چشم و لب و پشت و شکم بہر اشکمال بہر ہر عضو تن کار دنیا راست لیک آئنا ہمار تا کنی اسباب دنیا را بہم</p>	<p>لیکن اریصلب پدر تو آجین بلکہ بہت عضو ہا کردن ہم آمدی در لطن اُم اے گلبدن اکثرش گونا بدت آنجا بکار پس تو ماہے چند نامدی و شکم</p>
<p>از برائے کار عقبی آمدی ہم مکن کہیں جا تو سستی جا بڑ گیر ہست این اثنائے رہ بگزیر و آ تو سازی کار عقبی این ماں تا نہ در عقبی شوی ندو بگیں</p>	<p>ہچناں تو چوں بد نیا آمدی کار دنیا آنچہ باشد ناگزیر لیک محو ز حرف دنیا شو متر آ آوردہ اندہ اندہاں اندیس دنیا تو سازی کار دیں</p>
	<p>کار عقبی حرب عیادت نیستیج</p>

	پس تو باغیر از عبادتِ دلِ مسیح	
ہست بہر ت این زمینِ آسمان خلق تو در احسنِ التقویم شد		اے کہ ہستی مقصدِ خلقِ جہاں اے ترا علم ازلِ تعلیم شد
<p>عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا (بقبرہ ح۱) لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ اللہ نے سکھائے آدم کو تمام اسماء۔ البتہ ہم نے انسان کو پیدا کیا اچھی معائنہ میں۔</p>		
پست تر گردی تہ از ہر پست باز		و ر علو بخشیدہ اندت امتیاز
<p>تَوَسَّعَ دَنَاءُ اسْقَلَ سَافِلِينَ ۝ كَذَٰلِكَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ (سورہ تین قسم) پھر ہم نے انسان کو سب سے نیچے درجے میں ڈال دیا مگر ان کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔</p>		
غیر از ایماں و عملِ مائے نکو تا بیابی از تنزلِ لہا امان از پے کارے کہ ہستی اں کن		زین تنزل کے نماید حفظ تو پس تو مومن باش و صالح در جہاں کار خود اینجا تو ایساں کن
	<p>ز اں بقراں حسبِ نشاءِ اَلْکَسْتُ مَخْلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ اَمَدَ است</p>	

دفعہ دُخَلَاتُ

دُخَل

ایکہ دانی ہست دنیا بلجے زیت رادانی کہ بہر خوردن است موت را ہم تو ندانی حبز فنا تو ز مردن رنج داری این قدر حیف! اگر نشا ختی امر نوش تو بای دانش چوستی بے خبر	نیت غیر از زیت درو مطلبے نعم مگر داری کہ درو مردن است زاں نداری از نعم مرگ اعتنا کہ تو گرد و منزع این مال در علت غانی این فردا و دوش بشنو از من من ہی گویم رسر
--	---

دفع

علت غانی ادوات تو الد

گر چہ صُلب و خُصبہ و اَحلیل اب	ہست بہر شہ باہ عیش و طرب
--------------------------------	--------------------------

<p>فهم کن گر فهم داری اطفالین تا نماند نطفه را از ریه</p>	<p>علت عایش لیکن نیست این فطرش بخشیده است این او عیبه</p>
<p>گر چه هست از جمله اعضا بدن همیش زندگی را از می رسد و نیست هرگز نه من مرد و نه تا در و آن نطفه گردد مضغه و آن حسنی را پرور و از خون خود یا حسنی را بود راه خروج</p>	<p>بچیان فرج و هم از بهر زن دفع خون حیض از می شود علت عایش اگر دانی همین عایش باشد که گیر و نطفه مضغه تا در حسنیست رسد فرج باشد نطفه را راه ولوج</p>
<p>علت غائی حیات دنیا</p>	
<p>علتش دانی تو ای طاهر پرست</p>	<p>بچیان دنیا و مایهها که هست</p>

ماندنت، یا خفتنت، یا خورت	بعد ایامے بھرت مُردنت
<p> ایں مہ و مہر و نجوم و آسمان ایں شب ایں روز ایں صبح و سنا ایں نیات اتنے کہ در نشو و نماست ہم خرید و ہم وزند و ہم طُیور ہم فضا و ہم ہوا، ہم بحر و در جملہ در کارست ایں انی تو ہم لیکن آخر کیست آں کز ہر او جملہ در کارند اگر آں کار کیست؟ لے خود غافل اندانی قدر خود خود توئی کز بہرست ایں کار گاہ </p>	<p> ابر و باد و این و مین و این مان ایں بیح ایں خوف ایں صیف و شتا ویں جہاد اتنے کہ ہر یک کمیست ظلمت ہم نور و ہم ظل و حر و ر ہر چہ بہت از سر دو گرم و خشک و تر زانکہ بینی سعی ہر یک و مبدم بہت ایں غوغا بیا ہر چار سو کیست یوسف؟ وں جہاں با کیست خود توئی را ز ازل، سر ابد ملک تست ایں جملہ تو ہستی چو شاہ </p>

نطفہ را بصلب آب زیر نگین ایں جہاں جملہ مافیہا تراست چون ز صلب آب بجد نطفگی باز چوں بودی جنین در بطن ام بطن مادر در تصرف داشتی مادرت چوں را از پس ہم مادر صرف کردی چہداو با شیر او آخر اکنون بچو انساں آمدی دل نہ با صلب رحم بستی گمے اندریں منزل چہ از خود گم شدی	لبن مادر بچیاں ملک جنین تا روانت را بر حیم تو جاست حق خود بگرفتہ در بطن آمدی نہ شدہ سرور شستہ کار تو گم خون او را خوش غذا پیداشتی شیر و آغوشش ترا بد ملک مال بود تدبیر تو ہر تدبیر او بانہاراں ساز و ساماں آمدی در سفر گاہے نختی در رہے غافل از انداز لبن ام شدی
--	---

بسترے لطیف

بہت دنیا منزل حیم کشف

بشنو از من گویت سر لطیف

عالم اجسام باجم است یار
 در میان جسم تو تا جان تست
 دوتے در منر لے چوں یافتی
 ہر کجا شد ارتقا کئے مرتزا
 جسم تو روح ترا اکوں بہکست
 روح تو نامتے در این سرا
 بیش ازین چیزے دگر نودین
 مرگ تو روح ترا زین خاکداں
 وز پئے روحانیاں منزل دوست
 روح نیکیاں راست علیین مقام
 ناگہاں حق آیت پیک اجل
 روح تو تنہا بدایں منزل رسد

جسم را باجم باشد کار و بار
 ایں جہاں جسم جملہ زان تست
 سوئی دیگر منر لے ہشتا فتی
 ایں جہاں نیز ہست جہے ارتقا
 ہر چیز ہست اعضا و آلات جاست
 کار ہا و خود کند زین آکھا
 بینی و گوش و سر و چشم و دہن
 می برد روز سوئی روحانیاں
 زان مقامت حسب اعمال تست
 ہست تخمینے جا و روح لبام
 کے بکار آید معاویہ و حیل
 جسم و اعضا تو آنکہ کے رسد

مع
 معاذیہ
 معذرت
 عذر
 دلی
 حیات

اول از تو آن مشیم شد جدا	آخر این باز و پشت دست و پا
رُجُوع بِمَقْصُود	
<p>پس ز صلب آوردت لُشیا وز رحم این دست پاوشت و سر باز زین جایت بجا رفتن است گر نه بُردی هیچ زینجا یا خودت بلکه اینجا اولت بفرستن است گو ترا بفرستی صدا بود</p>	<p>چوں بکار آمد بطن اُم ترا چوں تو آوردی چہ نفع آمد نظر چیز با تاویش آنجا بردن است بے سرو سامان شوی در آخرت وقت رفتن باز بان خود بردن است لیک بہتر بُردنی تقویٰ بود</p>
<p>وَمَا تَقْدِرُ عَلَىٰ أَنْ تَفْهَمَ مِنْ خَيْرَتِهِ وَلَا عِنْدَ اللَّهِ (آخر سورہ زمر)</p> <p>جو کچھ تم آگے سمجھو گے اپنے نفس کے لئے بھلائی ہے اس کو یا وہ گئے اللہ کے نزدیک۔</p> <p>وَتَزِدُّوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ۔ (سورہ بقرہ حصہ ۷)</p> <p>اور زائد رہا کرو پس تحقیق کہ بہتر زاد راہ تقویٰ ہے۔</p>	

حاصل

<p>ایک گونی شد مکلف از خدا زان مکلف باشد اندر جهان پس جنین کو طفل نابالغ ترا قابل تکلیف شرعی کئے بود</p>	<p>سنت حاصل عقل و دانش به آرا ایلمان تا یا لغان دیوانگان نطقه کو بچیان بے بال و پست هر که ایا نیست بر ره کئے رود</p>
---	---

دفع

<p>مرجع است غرض دام کن تو گوشت هست تکلیفات شرعیہ و انواع یا بودی واسطه بر عاقلان عاقل بالغ کند خود فرض را</p>	<p>کیس نباشد جز بالهام سر و ش برد و فرض آرم بجایا کره طلوع یا بودیا واسطه بر جاہلان دخل در کارش نباشد غیبر را</p>
--	--

فرض آنان که خردیے بیفزاند قطرتِ شال را بفتلت یا عُمَد	دیگر آن زینیاں مودمی میکنند در او ای فرض شال دخل بود
--	---

مُعَاَصِرَه

حالات ابله و دیوانه

خود تو بینی اگر بود و در حسانه ایل آں خانه نگهبانش شوند	ایلمے نایافته دیوانه بر سر کارش غریزانش شوند
فطرتش هم هر قدر با شد سلیم چوں گرداند ز نفع خویش و	داروش پا بر صراط مستقیم خود غریزانش تنگ آید از و
گر غریزانش نه پروایش کنند او بحکم ناصحاں گه سرنهد	نزد حق نهم نزد عالم محرم اند چو حریفان گه ازاں کردن کنند
در گذشت از حد قابو و شال بر حکم ناصحاں مانده اگر	بر غریزای کُنه انداز ام آں خیر حاصل کرد و ماند این رشر

مستوی
می کنند بعضی ادا
می کنند
می کنند
بدرارده
بدرارده
نه

احوال طفل شیرخواره

<p>مادر و فطرت بود و فرشت گزارد فطرتش گوید "مکیدن می توان" چون نباشد غمبتش سر می کشد می کند برو تقاضا بهر شیر مادرش ساعی پئے در ماں شود مده آفت یا خود را بکشت آفتی هر لحظه آید بر سرش</p>	<p>نیز می بینی که طفل شیرخوار مادرش تپان بدو چو دای هم بسنا، کش مادرش تپان بدو غفلت از مادر چو بنید از نیر درد اگر عضو کند گرای شود تا گمال او خورد اگر چرخ درشت گر نگهبانش نباشد مادرش</p>
--	---

نرخ

حالت جنین

<p>بهر نامی قیاس گیر پیش</p>	<p>آن دور می بینی از چشمان خویش</p>
------------------------------	-------------------------------------

نامی
نامی یعنی
پدر و مادر
و نوزاد

غور فرمایچه تا در لطن مهست
دانش کز ماه چارم تا نهم
تول اُم بر غدا بے اعتراض
مادرش در اکل و شرب هم نشاط
هر کجایه ماه با خویشش برود
بچه دار و خوش نشسته در شکم
وقت زادن تبدا و صد عقد عمر
گر نه خود حجب بر آوردن کند

ع
ا
و
س
م
ع
ج
د
س
ج
د

رخ کند اس چپ بالاوست
چلش واروسبک دبطن ام
می کشد از خجل و سیده ران
مدته وار دزهرش احتیاط
وقت راون رخ در دزه کشد
تا ز آیش نباشد یسح غم
پیلوانی می دهد چون بر زم
تنگ بر دزست آن نور کند

کوالفِ نطقہ

حال نطفہ ہمیں فرمائیں
پروردگار تبارک و تعالیٰ

ز انکہ عقلت اقیاس اماس
بعضه اس در کشف و حق جماع

نہایت زنجبیر

اگر تودے غم بھیک لطفہ را	اور چائش بر جہیدے از کجا؟
جہد او بہر جہید اں دیدہ	غم تا جائے رسیدن دیدہ

تصریح معارضہ

حیف است صاحب فہم لطیف	اگر تو شناسی قوی را از ضعیف
تا تو اناں را تو خواہی بے ہراس	بر تو انا و قوی کردن قیاس
نوشین چون بنی احوال	بر تو بگزشت است ہر حال ازاں
ہست کنول انچہ در قوت سعت	چو مرا حق بودہ گئے بودہ ات
این قدرت بود و ذی این دُر جوش	ایں قدر دلش نہ بودیں با یوش
داشتی زین پیش چوں عسہ صبا	چوں مرا حق ہم نبودت دست و پا
یہی خبر لہو و لعب کارت نبود	بودہ عریاں ز اں عارت نبود

<p>آل قد زیت بودہ اختیار پائے بود و تاب قنارت بود یہیج کارے نامدے از تو سہر</p>	<p>پیشتر زیں ہم چو بودی شیر خوار بودات بہما و گفتارت بود دست پاہانی زد می ازیں مگر</p>
<p>طاقت آنجا بود ایں مایہ ہم کے توانستی زدوں ایں دست پیا یہیج گاہت انشد چشم و ہاں از تو غیر از چاشنے آل ہم ضعیف</p>	<p>بار ازیں ہم پیش بودی در شکم بقیہ بودہ شہیمہ مر ترا قرع گوشت تندرہ خیزیں جہاں اندر اں کنج آمدہ کے امضیف</p>
<p>نطفہ بودی در صلب پدر بودیش از قطرہ حیدت نہ اسم نے نشستہ احسن و محفوظ تر</p>	<p>پیشتر زیں جملہ اروشن گہر ایں نفس بود و نہ ایں روح و جسم ہست پائیت بود و نہ زانو و سہر</p>

نفس
روح
جسم

چاشت ہم اچھاں میں جاتا ہوں	رشتہا ہوں وہی فقط مانند دود
----------------------------	-----------------------------

عود و مقصود

راست گو از من کنوں مگد ز حد تو ز سہمی خواں کتابِ عالی خویش چوں نہ ہر جا بود یکساں حال تو عادت بودہ فراغِ ہر کجا	ہر کجا تو بودہ آخر نہ خود؟ ایک نگاہ بر ہمہ خواں پیش کے بود ہر جا یکے اعمال تو لیک بر نشانے اکلا و سَعھا
--	--

عبد
بنی
سابق

لَا يَكْلَفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (رکوعِ آخریں سورہ بقرہ ج ۲)
نہیں تکلیف دیتا ہے اللہ کسی نفس پر مگر اس کی وسعت بھر۔

دخَل

ایکے کوئی "غرم" باشد از شعور بے شعور انسان کو قبل از صبا	عینیت من از شعور آنکہ دور آننگش پیدا شود غرم از کجا
---	--

دفع

در جوایش نشو از من اغریز امر با آید ترا اندر شعور امر با پیش آمدت ناگہ بقور پس تلامذہ اندریں ہر دویداں و از شعور صرف حصہ مقصود یاقت ہر شکر حصہ بقدر طرف او	در شعور و غرم می باید سیر یک از غرم پیش باشی تو دور کردہ غرمے پیش بے فکر و غور مصلحت بینی است از معنی آں واردایں ہرزہ از روز سخت و هو عظمیٰ کل شیء خلقہ
---	--

ع ۲
ملقط
۱۱

صد تفاوت دارد اند کیف و کم
که توان و هر گهر یک محکم
ناتوان را با توانا یک کن
غرم راحس لازمی باشد مجرم
بر ثوت جس در و باشد ویل

تبر

غرمائے لطف را با غرم خود
یا ز غرم پیری و غرم شباب
ہم دریں عالم تو بینی مین و کم

پس اگر کردی نه فرق ای با خود
یک تو دانی غم طفل و غم شب
از رضاءت ناصیا پس تا هر دم

<p>صد تفاوت باشد اندر عمرها مر ترا عمرم بلند و عمرم پست عمرم تو چوں قول تو خوبست لاف بود یعنی بطن اُم ما و اے تو در نخاعش در رها بیت مستتر</p>	<p>از تفاوتہائے عمرت رونما چوں نقطہ از اختلافِ عمرست چوں بیک عالم فقط زیر اختلاف علمے دیگر چو پودہ جاے تو یا تو بودی عاکفِ صلب پدر</p>
<p>فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۖ خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ۖ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ پس چاہے کہ انسان غور کرے کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا، اچھلتے ہوئے پانی سے جو نکلتا ہے ریطہ اور الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۚ (سورہ طارق ج ۱۷ ع ۱) پسلی کی ہڈیوں کے درمیان سے۔</p>	
<p>حل بر عمر شباب و شبِ خود کرد عمرم و شیراز پستاں میکند چوں نبودش هیچ غرمے؛ و بچکم</p>	<p>آنکہ آں غرمے کہ بودت کس سر بچہ کو اندریں ساعت رسد ساعتے زیر پیش اندر بطن اُم</p>

تمثیل بطور استدلال

تو کہ ہستی واقف سرِ علوم
گیر مت بیرون ز فتنی ترین چین
گر کنی پرواز بر ایر و پلین
انچہ تو گوئی نفہدیج کس
بے خیر از راہ و رسم آن دیار
تا بلد از کوچہ و از بزرگش
ہند چیں ہر چند از یک عالم است
خانہاؤ کو چساؤ راہ ہا
خشکہ و قلیاؤ ہم خجرات شیر
جلہ را یکساں تو بینی ہر کجا

ملک ہندستان تو داری ادبوم
ہم مدانی حرف چہ از دوز دن
تا گماں دار و دشوی رملک چین
تو نفہی قول کس از نکتہ رس
سر سبز آشنائے کار و بار
و خشت گرد و فزوں از دیدش
نیست فزہست اگر فرقے کم است
بحر ہاؤ حوضہاؤ چاہ ہا
ہم کباب و قیمہ و نان و پنیر
لیک آنجا دشتے باشد ترا

تو کہ در نہت ہزاراں عقل ہو	عقل اس جا از خود تآن جا بود
مرزا آگاہی اطراف ہند	کے کند آگاہ از اکثاف ہند

عطف نظر بسو مقصود بطور نتیجہ بحث

بطن مادر عالمے بودش دگر	ہچناں در فکری صلب پر
گر رسید از عالمے در عالمے	ہر کے از ہر اوتا محرمے
مادرش کو بود اندر بطن آں	ہم بد زکا ندر نخاعش بدنہاں
ایں دو ہم ہستند بہر اش خبی	تا چہ اش از دیگر آید مونس
داشت کے صلب پنچہ اندر بطن	بود کے در بطن اس بالادست
چوں رسد از عالمے در عالمے	مدتے ماند ز وحشت در غمے
وحشتش باشد جد اخیرت جدا	ہم ز تبدیل وطن کلفت جدا
تو چو از ملکے بلکہ آن خاں	از جہانے در جہانے ادھیاں

<p>عقل خود تادانی اور انگر وحشت خیر تیش را غدر نہ تو مدار از رنگ و شہ تاش ہم گو کنوش نیست عقل این جہاں عقل لطن این جانی آید کار یک کسب عقل دنیا می کند در جہاں آموزش اور است خود انچه بنید انچه از کس بشنود</p>	<p>ہم ز فرق در میان غفلت مبر در جہاں انصاف از ہر وصف بہ کو ندار ہیچ عقل و ہیچ فہم عقل لطن بہت لیکن ذکر ال یں سبب می بنیش زار و زار زان ہیچ بینی کہ پستان می مکد ہر چہ بنید در سہا گیر و از و داردش محفوظ اندر دہن خود</p>
--	--

دانش با ایں ہمہ گر بے شعور
 در شعور تست اے عاقل فتور



دخلاء

نطفه، کر ذی نه طقه خلق شد یا بگشته مستقر اندر شکم یا چینه گشته اند دطن مرد یا دنیا آده بے دست و پا یا دیگر عضو و نقص غیظ گوید او کال از مو عقل مست انها تش یا بود آبا ئے او بس مرغها که بدو رحم شبان نطفه بیمار هم بیمار هست یا کار آمد مگر یا نقص کار	بلکه ضائع از اخلام و خلق شد یا شده لیکن نگشته بکشف هم یا دنیا آمد و زان بر خورد یا چشمها کور و کر از گوشها یا رسیدش در جهاں زخم ایم کیں بلا با برد از اصل و دست باعث جمله مصیبت های او در وراثت یافتن این توان زین سبب بهر رحم بکار هست زین سبب کارش آشفته است
---	---

یعنی
این عطف و تش
در باب طبع
۱۱

دفع

من گویم آنچه گفتی هست را
 ترا نکه دیدم بچاپس ناتوان
 گوئی اریشین او بودا نچین
 دیده آوان او بیمار و زار
 من آب اُم کو فطری دیدام
 والدش لاغر و هم پسته قد
 هم پدر گنگ است و مادر نیز هم
 ارش پیشین قریب آید حق
 از آب ام می رسد ارش سلف
 آن جانی می که اندر جسم شال

لیک هم چه دگر این چه راست
 نیست لیکن والدش آیتان
 گویم اول یافته ابوالش این
 بچه را لیکن بهرام استوار
 بچه ارش هم ضعیف نیست هم
 بچه شد بالا بلند و دود بد
 بچه را گویا و شنوایا فقم
 وارث ابعدا ندارد و هیچ حق
 حق ایشان حق شد در و تلف
 مدتی ماند و نشد تا غیر آن

<p>چوں شود آنگه کم دروے اثر کے روا دارند این اہل فہم علتے دیگر نہی این وجہ را مستحق این ارث آبار شود نقمش عاوض شود چوں آید ارث ارث در تاثیر خود ساعی شود اولی علت بود امرے جدا کال پرواز خالقش عالم بود یافت ارث نیک مورث بد نیانت ارث نیکش حیث وارث بد به پیش</p>	<p>منتظر باشد کریشاں این سپر این حسن تخمیل نبود جز بولہم عقل یکن آنکس در دروا علت اصلی اگر داعی بود علت ارداعی شود این باید ارث ارث باید علت ارداعی شود ثاوی علت بگو آن ارث را وال نباشد جز ادا فرض خود اراد او فرض خود گر تخلف عاقل ارماند از ادا فرض خویش</p>
	<p>نتیجہ بحث بطور اگندرز</p>
<p>تو فرض خود پرور یا پوشیار</p>	<p>پس چو داری دولت تہنہ بکار</p>

<p>دولتِ سیاهی نیکیت حاصل است بان خود از دنیا نه جز حسرت بیری ورنه از آباست ارث بدترا وارث بد را بود میراث بد</p>	<p>گر ادا فرضِ خوشیتِ ر دل است اگر خدا ناکرده زان غفلت بیری ارث نیک را بدیت کن و فضل را تو چون یکی ارث هم نیکیت رسد</p>
--	--

دَخلِ تَنَاحِ

روح از جسم بحسبے می رسد می رسد در جسم کا دو کا ویش مور و مار و جملہ حیوانے دگر می رسد در جسم انسانے ذیل در تن انسان بوجہ حسن کار بچیاں در جسم انسانے عظیم	لے تو می گونی کہ حسب کار خود روح انسانی قبل رشت خویش بچیاں در جسم قبل اس پر خر یا گئے از جسم انسانے جلیل یا رسیدہ از تن حیوان زار یا رسید از جسم انسانے لیم
--	--

دَفع

غفلت از فردا و ہم نسیان و ہوش روح اگر آید بحسب نجس	این ضایت آرد لے گم کرد و ہوش کہ مکافات عمل از جسم انجس
---	---

<p> جان چو از جسمی بجسمی میرسد با خبر یابے خبر باشد از آن "من که بودم؟ زین خبر آخر گشت بود حیوان، یک شد مرد حسیں" تا شود مجبور بر تسلیم آن کو چه بود و هم چه خواهد گشت باز پیش تر زین رجه قالب بوده است تا چنانیش قالب آمد در بدل </p>	<p> در جزای کار نیک و کار بد از دو حالت نیست خالی کاروان با خبر گفتن نباشد قول راست دیگرے رحم نمی بیند که "این عقل هم از حجتی ندهد نشان لاجرم گوی که شد آگاه و آرزو کس نداند اندرین قالب کیست و ندان قالب چه کردست از عمل </p>
---	---

سزا و جزا را آگاهی لازم است

<p> من گویم بے خرد و بے خود گو هر چه کار آمد؛ ندارد در خبر </p>	<p> پس ترا اگر عدل انصاف است خو هر کار اجرے بدست آمد مگر </p>
--	--

<p> کردہ خود را چنان نماند نکو زیر سبب حال بلندش گشت پشت کے ستر را او ستر آوار و قیص کے تواند تا دگر آید براہ </p>	<p> اجرا او اجر داند از چہ رو بچنان ہر کو سترے یافت اگر نمی داند سترے چیست این بس گنہ را و نہ پندار گناہ </p>	<p> ستر بچنان ستر </p>
<p> باید آں روشن تر از آثار فجر تا بداند ہر کہ عقلش نکتہ دانست انچہ از نعمائے وار و از دوست در سرائش مرقاں اندر بلات عبرتے بہرے و بہر دگر گر نیاشد ہیچ دامن ہر دورا </p>	<p> پس بعالم اجر کس باشد کہ زجر نہ آنکہ اجر و زجر ہر دو بہر است کہیں چنین اعمال اعمال نکوست ویں چنین اعمالا جرم و خطاست اندرین آگاہی است او باخبر عبرتے اندر سزا و ہم حسرا </p>	

تذیل بطور دفع دخل

دخل

<p> ورتو گونی، و انہا یا لطفہا یا جنین نیک بد احوال خویش لیک زینہا کیست او کال را بود کے حقین درو حال صُلب یاد یسج بود ہرگز اینہا را خب پس برس باچوں سزاو ہم جزا چوں سزاو سزاں سزا باید شدن اچہ زیشان شد خطا و ہم صواب پہنچاں خود کردہ جسمے اگر معترض بودن زربید مر ترا </p>	<p> یا علقمہا در رحم یا مضغہا دارد از تنیک بد اعمال خویش آگہی از فرضا و قبل خود شد فریش حال لطیف ہرگز یاد تاجہ کردم پیشتر از خیر و شر انتقام اجنبی اشیاں چوں دوست ہم جزائے شاں جزا باید شدن گو فریش شدت و اں اداں حب جاں فریش کردہ در جسمے در دولت عدل ست حاصل گز ترا </p>
---	---

دفع

پیش تو دارم خنسین التماس
گفتہ پیشینم ار بودت بیاد
یا دکن من گفتہ بودم ترا
یا برائے کال اشعور کامل است
دارد این طبقہ تمیز خیر و شر
فطری و ہم غیر فطری کارئے
روح از اعضا کہ است آلات او
روح او از عہد طفلی تا ہر دم
روح او دارد بخود علم و فضل
زیر سبب بروح است کتات

کیس مع الفارق تو کردستی تقاس
پائے عقلت کے دریں گل اوقاد
بر دو نوع آمد فرالصن از خدا
ہم ارادہ ہم غریت حاصل است
فارغ از امداد فطرت بیش تر
می شناسد ہم گل و ہم خارئے
کرد از علم و عمل حاصل علو
در سہا بگرفتہ یا شد بیش و کم
حیفما دارد پس از وے کار جہل
نقص و نقصان ہم ثواب ہم عذاب

ہر کہ از دے پیش اعمال نیست		جملہ گر کرده فراموش، نقص حسیت
ایک رُخِ درجہ آدمی عقل اور اصد تجارب شد ہم جیف! درجہ دیگر چوں کرد ہوشیار صرف از نقل مکان		خاصہ عمر ہم چو بگزارد ہی بہرہ از صد علم دارد بیش و کم درس سابق جملہ رفت از یاد و ما ایں قدر بہوش گردد ہالامال!



اضطرار بے عظیم در تناسخ

ایک تو داری تناسخِ نقیض بایدت ایس ہم کہ فرمائی ز تن در ہمیں ساعت در اندامِ دگر یا بود از او چند و آلِ وال گر بود از او چند و پُیس و را گر تعطل است آلِ وجہ پیت عالمِ حیم است چوں دارِ عمل	صد مکانانی برائے یک مکین روحِ شتخصے گر بر و آلِ مدرتن حسابِ اعمالش دیندش مستقر بر زمین یا در بروجِ آسماں یا تعطل یا است کردن کارها ہست و کار از چہ اور اگر نیست جاں ست بے تن کو نہر او اعل
---	--

یا رسد بالفور در جبہ دگر لاجرم ز احوالِ سابق اندرش	واں تنِ نساں بود یا جسمِ خُر باشد آئندہ کہ باشد خجرتش
---	--

یہ کہ از جا بے بجائے می‌سند سج از آتش نیست در یادش اگر	لختے از مافات خود یادش بود از چہ شد این ایہ آخر بے خبر
---	---

فرق میان عقیدہ اہل حق و متل مخ

تو یکے ذوالحال گونی حال خید تو یکینے امکان ہامید ہی واں کیں در ہر مکان مامو شد	فاعلے یک دانی افعال خید جہا بردوش داند می نمی ہر کجا بر فرض نو عجور شد
--	--

انچہ من گفتم نباشد آینچناں در مکان نو یکینے نو بود	بلکہ باشد ہر کین و ہر کاں در من برے ہم زدینے نو بود
---	--

اول دل فرس بزدلت بود	تفصیل اواخر و مامورین	بعد از ان بقطر ہائے خون دود
----------------------	-----------------------	-----------------------------

بعد ازیں برنطفہ و پس جنین کردنی تھوں کند کے نطفہ فرض مضغہ را جنین نکند ادا نطفہ باشد دیگر و دیگر جنین میں کہ در ہر منزل در ہر مقرر	پس برکن اوقادہ بر زمین فرض نطفہ کے بود بر مضغہ کے کند کار جنین کس در صبا یک نباشد کار آن و کایں فاعل آمد دیگر و فعلش دگر
--	--

و فع دخل بطو حبلہ مقصر مضع

فاعل ارفع لہما عے فاعل گر پدر بگزاشت جمع مال و زر گرنہ او بگزاشت چیز بعد خویش لیک بر عا لہما مورثے	از زبان سود و دار و حاصلے مایہ عشرت بود بہر سپر وارثش راست برگزیدہ پیش راست بود و دار و گیر و ارثے
---	---

کانتز روارز رة و ذر لخری کوئی انجا والا و دسر کا بوجہ نہیں آتا اسرہ مجرہ علم

رُجُوعِ سُبُوئے مقصد

<p>اگر دُعا کے کارِ خیر و کارِ شر اقبالِ آخر گشتِ او آخر نشد پیشِ ازین کو بود در حیمِ بشر کس ہمہ اعمالِ پیشِ شد زیاد دفعۃً بین کہ از دُشمنش رُجوع کے مسلمِ این چنین نسیانِ تمام</p>	<p>روح اندر قالبِ پیشِ اگر صرف از نقلِ مکاں دیگر نشد پس ہماں رُوحِ است اگر در حیمِ شر در دے آخر چہ پروے او قناد یک نفس زین پیشِ آخر اوجہ بود عقل دار و صرف از نقلِ مقام</p>
--	--

خاطبتِ بختناہمین بطورِ تعریفِ عطفِ نگاہِ شاہِ سُبُوئے مغلطہٴ شان

<p>صرف بہرِ رُوحِ تبدیلِ محل بشنوائیں نپد و منہ دل بر غلو</p>	<p>ایکے نو دانی مکافاتِ عمل باشد تگر عدلِ ہمِ انصافِ خو</p>
--	--

نامہ دیگر صلب "عبید" باز تودہ در خور آستین کے زنی دیگر را بگفتہ زاد	دودہائے نطفہ نام کام زید نطفہ کو نجات از بطن زنی مصلحت کر بطن ام ناگفتاد
روح از جسم بروں آمد اگر چوں سیطنے یابد او جسم دیگر؟	
این خیالت نیست جز سودا می خام زین خیال خام باز آ، واسلام	

مُسْتَدْرَكَاتِ مُفِيدَةٍ

مالِ طفلِ نوزائیدہ کہ ہی میرد

نیز اگر گوش سخن شنوا تراست
زانہمہ مقصود ہست انساں بذات
بہر انساں است این رض و سما

باز می داس ایکہ داری عقل را
کا نیچہ ہست اندر جہاں از کائنات
علت نمایند انساں حملہ را

جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بَنَاءً (بقرہ ج ۲) خَلَقَ لَكُمْ
اللہ نے تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو عمارت پیدا کیا تمہارے لیے
مَآخِذِ الْأَرْضِ جَمِيعًا (بقرہ ج ۲)
جو کچھ زمین میں ہے سب ۔

بہر انساں است ماہ و آفتاب
از پے انساں است رفیق حیات
تا چہیں زندہ نیاید بر زمین

بہر انساں است خاک و باد و آب
ذرا و ہم حجاد و ہم نبات
تا نیاید روح در جسم حنین

<p>مقصود خلقت پر حاصل نشد چون طفیلی بود بر خوان وجود یافت در هر منزل خود من و عن و اں کس آمد گوئے یک نفس مقصودش را رو با تمام آمد ز اں زلمنے بایش اینجا قیام بایش ماندن اے وقت لایل</p>	<p>ناقص است و خلقتش کامل نشد ز اں بهر منزل که او بر پیش بود نفع و نقصان حسب کار خویشتن یک چوں روح آمد اندر جسم کس کار تخلیقش با تمام آمد ایک کار روح باشد با تمام مدتے در عالم کسب و عمل</p>
---	--

تحقیق روح

<p>شنو از من گر تومی خواہی فتوح جملہ را داد است حق روح منسا روح را ہم شد ترقی در حیات</p>	<p>ایک اول بایت تحقیق روح ذرا باشد کہ باشد و انہما چوں حجاد یافت تشریف نبات</p>
---	---

<p>منتشر در محشرستان وجود به چنباں روح نمایش خیرجاں در نیت اجزای جانش نیز هم روح بخش مردم آئندہ اند ہم فزونی روح را باشد درو روح حیوانی در و آمد پدید روح انسانی شدہ در تسنن</p>	<p>انچه از اجزائے انسانے کہ بود جز جسمش بود چوں ہر یک را در منی اجزای تن چوں شہم دو دوائے لطفہ کا نہا زندہ اند در رحم چوں جسم را باشد نمو جسم چوں در و آمد تقداری رسید چوں خنیں را کامل آمد خلقش</p>
<p>ہم طریق ہم کاب و بمعنان ہر دو در ہر منزلش کرداد کردہ می آیند ادا از عہدہ پیش قرضہائے خود قرضوں از عہدہ</p>	<p>پس سر بہ منزل آمد جسم و جاں فرض در ہر منزل آمد ہر دورا یک کہ منزل بنزل فرض پیش در رحم انساں شدہ ہم کرداد</p>

<p>پس نشاید کار بادنیادوش احتیاج از یک نفس نبود و فرشت از سما و ارض و از شمس و قمر فرض اینچنانست مودوی جمله راں</p>	<p>پس نشاید کار بادنیادوش این ہمیش باشد که نبود بے خبر یک نفس ہم گزینند جہاں</p>
<p>کامیابی باشدش روز حساب بے سوال و بے جواب بکتاب</p>	
<p>بچہ تو زائیدہ کہ در آزار دنیا مبتلا می شود</p>	
<p>راں خطاها دال کزو آمد پدید در رحم یاد و جہاں بنید ضرر واروش حق از غم عقیبی من</p>	<p>و آنچه آزارے و درین اثنا کہ دید و مکافات خطائے پشتر زیر جہاں تا بگزد او پاک و صاف</p>

عجب بچہ
 کہ در دنیا
 نفس بکشد
 باشد روز حساب
 جزا و عقیبت
 سر این ہمیش
 است که بیان
 کرده شد
 ۱۱ منہ

سبح جنی
 در رحم و بچہ
 نوزائیدہ
 در دنیا
 ۱۲ منہ

اولادِ یکانِ اولادِ پان

<p>ایک اوگر آمدہ اندر حیان کیس ہم است اجر غریبتہا کو او کے چو بد صلبان بد بطنان بود پاک صلبان پاک بطنان است بہت رقی پئے ایں فرع واصل داکا ذوق مسرتہائے وصل</p>	<p>ہچنیاں از صلب و بطن راستان ورنہ صلب و بطن بدید جائے او لاجرم خوشحال تر زیشان بود وصل خوش در آخرت یا صل خوش داکا ذوق مسرتہائے وصل</p>
---	---

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ
 اُن کے اون کی اولاد کو او نیز کم کریں گے ہم ان کے عمل میں سے کچھ بھی۔ ہر شخص جو کچھ اس نے
 بِمَا كَسَبَ رَهِينَ (سورہ طور ۷۱) وَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتٍ عِذْنِ
 کیا ہے اس میں گروہ ہے۔ اور (اے پروردگار!) داخل کران کو عدن کی
 اَلَّتِي دَعَوْا نَحْمُومَنْ صَلَّوْا اَبَاءَهُمْ وَاَنْسُوا وَاَجْزَعُوْا ذُرِّيَّتَهُمْ

جنتوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے نیک کار باپ دادوں اور بیویوں کو اور اولاد کو۔ (ابتداء سورہ مومن حیۃ ۲۴)۔

جَنَّتٍ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا ذَا مَنِ صِلٰحٍ مِّنْ اٰبَائِهِمْ وَازْوَاجِهِمْ
عدن کی جنتیں یہ لوگ ان میں داخل ہوں گے اور ان کے نیک کار باپ دادے اور بیویاں
وَذُرِّيَّتِهِمْ مَّخْرُجٍ (رعدہ ۳۱)۔
اور اولاد

بہریدہ صلیاں و بد بطنائے مگر	زیر سر تنیت ہر گز سچ اثر
لیکن این ہر دو باشد از حساب	نے سوال آید برایشانے جواب

ہر دورا باشد نجات آنجہاں	
گو بود فرق مدائن و دریاں	

تفصیل فرائض حاضہ	
------------------	--

دفع دخل	
---------	--

ایکہ آمد از تو مارا در شتود	اقرض منزلہما و پیشینیم چہ بود
-----------------------------	-------------------------------

<p>فکر منر لکھ پشنت چر است نو دھیں دنیا، کہ یک منرل پو انچہ در عہد رضاعت کردہ انچہ در عہد صیایت کار بود چند روزے پیشتر ہم کار ہا کا منر لکھ پیشیں، بچنکال فرض منر لکھ پیشیں انچہ بود باز توانی نمود آں فرض ادا</p>	<p>حال ہر منرل ہر منرل جدا مختلف احوال شامل بود جلد را از دہن خست کردہ اکثرش نسیان و حفظ تو رہو کردہ و نہایت یاد تہتر را یادت از بود چہ بینی اندراں؟ کہ تو دانی تہم تراخت چہ سود نے تلافی می توان یافت را</p>
<p>پیشتر شد انچہ شد بگزراں گوش ناوردی اگر از لطن اُم در غم گوش و زباں گریاں مشو</p>	<p>کن توجہ سو فرض این جہاں رستین ناچار باید بگو و ضم از پے آں فاقہ چشماں مشو</p>

سنہ
 سیرتہ
 سنہ

دست و پا چشم داری شکر کن آنچه توانی درین منزل بکن عبرت از محرومی گوش و زبان فرض منزل کمایش را بجو فرض این منزل اگر پستی زین	لایق صد رو باری شکر کن کار خود با اجتهاد دل بکن گیر تا دیگر نیاشی آتچنان فرض این منزل چه باشد؟ این گوی می کنم آگاهت از دامن و عن
---	--

فرائض منزل دنیا

چهار فرض آمد و درین منزل ترا آن دو فرض اینست از من یاد دار این دو را چون هست نسبت بر حیا و آن دو دیگر کیش پنهان معاد آن عقائد پس عبادت باشد	هست ازین منزل تعلق زان دور حسن خلق و باز حسن کار و بار بر تو آمد نفع و نقصانش عیا هم دی منزل بهم سازی چو زار کن اگر کسب سعادت بایت
---	--

<p> این عبادات عقاید دیگر گویند منزل نفهمی نفع آں چون بطن ام نفهمی نفع گوش بچنان از نفعهای این دو فرض زانکه جز با حول اعت نیست فهم </p>	<p> بحر عقی این دوست ناگزیر یک در عقی است نفی میکال زانکه از مادون لطنت نیست بوش آنگی نبود زایر روی ارض ما و زایش رچه دانی غیر و هم </p>
---	--

ضرورت رهبر

<p> چو بنزلهای شینیت ترا بهر تو کافی فقط رهبر نبود فطرت آمد ترا از حق کفیل از تو بکنایید جمله کار تو در بدم کر شیطان آدمی </p>	<p> تا تو اینها بد و هم ضعیف زانکه بوش رهروی در سر نبود هم مشیر و هم فقی و هم دلیل تا تو مادی تلمیح و متقاد او در خور آفات و نقصان آدمی </p>
--	--

پیچ
 مینی
 پیچ

یا تو وار و شرکت مال و ولد	از آنکه شیطان تا بجزئی اَلَمْ یَسُدْ
و حدیث آمدہ هُوَ یَجْرِی فِی عَیْرِ الدَّامِ - قَالَ اللہ تعالیٰ - وَ شَارَکُھُ وہ شیطان چلتا ہے خون کے دوران کی جگہوں میں۔ فی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ (بنی اسرائیل ص ۵۷) شیطان کو اس کا اختیار دیا کہ انسانوں کے مال اور اولاد میں شریک ہو جا۔	
ہوش و عقل کا روانے یافتی نفع خود را کے ز تو دہمی تو نیک ہر دمّت جوش و آجوش خو بست خیر ہا باشد کہ بگری اراں	اندریں منزل توانے یافتی فرض تو گو حسب فطرت سبک نفس شیطان در ذکیت کنست سو شتر ہامی شوقی از خود دروں
عَلٰی اَنْ تَلْزَهُمْ شَیْطَانٌ مُّخِیْرٌ لَّکُمْ وَّ عَسٰی اَنْ تُحِبُّوا شَیْطَانًا وَّھُمْ بسا اوقات تم اپنہ کر دے کسی شی کو حال کہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور بسا اوقات تم پسند کر دے کسی شی کو شَرُّ لَّکُمْ وَّ اللّٰھُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ کُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (مؤثر بقہ ص ۲۷) حالانکہ وہ تمہارے لئے بُرا ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔	
چوں کند کس از برے خیر ہا	می کنی از بہر شر خود دعا

وَيَدْعُ الْإِنْسَانَ لِلشُّبُهَةِ دَعَاةً بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا
اور دعا کرتا ہے انسان بُرائی کیلئے وہ دعا جو بھلائی کے لئے مانگتا۔ اور انسان ہے بڑا جلد باز۔
(نجمی اسرئیل ۱۵، ۲۶)

صَفَاتِ رُتْمِ

ایں جہاں بُرتِ مصدا امتحانست
نہا یفتی ناگہاں اندر شرے
و حشمت نبوؤ کہ اتنی دریاں

فرضیات بیشتر اندر جهانت
لاجرم باید تر ایک رهبر
رهبر که جنس تو باشد که راں

اَقْدَمَ مِنَ اللَّهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اِذْ لَعَنَهُ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ
 الْبَنَةِ الْمُؤْمِنِينَ پرا حسان کیا جو انہیں سے رسول بنا کر بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیتوں
 اَنْفُسَهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهِ وَبُزْزِلَتْهُمْ وَاعْلَمَهُمُ الْكِتَابُ
 کو پڑھاتا ہے اور ان کو پوک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم کرتا ہے۔ اگرچہ وہ لوگ
 وَالْحَكِيمَةَ ط وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ لَيْ خُلِّلٍ مَبِينٍ ۝ (آل عمران ۷۵)
 جیسے سے بھیجی ہوئی مگر ای میں تھے

ناشود او مصلح اعمال تو
از تو باید مصلحت اکنون مگر

رہبرت یابدن شریکِ حال تو
یخِ مصلحت رسِ بشیر

سخن بخت که
در خلعت طبعیت
ایستاد
از اند

رہبرت باید ہمیں در خلق و نحو	اُسوۂ باشد ترا در ذات او
وَأَنذَرْتُ لَعْنَةَ الْخَلْقِ عَظِيمٍ (سورہ قلم ۲۹) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ اور بے شک تو بہت بڑے اخلاق پر ہے۔ اُسوۂ حَسَنَۃً (سورہ احزاب ۲۱-۳۱) زندگی میں ایک اچھا نمونہ۔	البتہ ہے تمہارے لئے رسول اللہ کی
لیکن آں رہبر بود شمع ہدیٰ	باشدش تا یغی غیبی از خدا
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَكَذَّابِيًا لے نبی ہم نے تم کو بھیجا ہے گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی طرف بتانے والا إِلَى اللَّهِ يَازُنِبُهُ وَيَسِرَّاجًا مُّبِينًا (احزاب ۲۱-۳۱) اوس کے حکم سے اور چراغ روشن۔	
در دلش بود خشونت را گزرد	نے ز تخمیں نے ز غلظت بیخ اثر
وَكُنْتُ قَطًّا غَلِيظًا الْقَلْبُ لَا نَفْضًا مِنْ حَوْلِكَ (آل عمران ۱۰۱) اور اگر تو تیرے مزاج تو سخت قلب والا تو البتہ لوگ تیرے گرد سے جڑ کاٹتے۔	
اہل ایماں را محسوس رفتے	جملہ عالم را سہا پار حمتے

حَرِيصٌ عَلَيْكَ يَا مُؤْمِنِينَ سَرُّونَ حَرَمَهُ (آخر سورہ توبہ جیلہ ۱۶) وَمَا
 رسول تم لوگوں پر رحمیں ہیں اور لیان والوں کی محبت کرنے والے اور مہربان ہیں۔ اور ہم نے
 اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ وَالْحَقِّ لِلْعَالَمِينَ (آخر سورہ انبیاء جیلہ ۱۱) تجھ کو ہمیں بھیجا مگر رحمت بنا کر تمام عالم کے لئے۔

رہبرت و رحیمہ امرار سچو تست	کے بود و در کار تو چالاک و حست
سہو و نسیاں گرازاں ز ررہ و د	اعتماد و پرواں را کے سہو و د

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَى (سورہ اعلیٰ جیلہ ۱۱) غمگین ہم تجھے پڑھا دیں گے پھر تو نہیں بھولے گا۔

عشتمش باید و در امر رہبری	رہرواں انا کند از شکری
ہر چہ گوید از حق آید و دلش	مہبط جبریل باشد منرش

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۚ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ
 اور رسول نہیں بولتے ہیں اپنی خواہش سے بیشک جو وہ بولتے ہیں وہ وحی جو بتائی گئی۔ مضبوط قوت
 والے نے اُن کو سکھائی ہے۔ (ابتداء سورہ نجم جیلہ ۱)

ضرورتِ کتاب و صفتِ آن

وحی منزلِ مرویش نبود فقط
بلکہ باشد پاک از لوثِ شطط
لفظ لفظش باشد از وحی الہ
بعد رہز باو و چون شمعِ راہ

مَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَوَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ
نہیں ہے یہ قرآن ایسا کہ افترا کیا جائے کسی غیر خدا کی طرف سے۔ لیکن تصدیق ہو
تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ
اس کی جو اس کتاب اس کے سامنے ہے۔ و تفصیل ہے کتاب کی۔ اس میں شک
فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (سورہ یونس ۱۰۶)
نہیں ہے۔ رب العالمین کی طرف سے ہے۔

باطل از پیشِ و سرچشہ بید گے
رَبِّ نَتواند در و یابد ہے

ذَلِكَ الْبَيِّنَاتِ لَا رَيْبَ فِيهِ (تبدل سہولت و سہولت) لَا يَأْتِيهِ سُرْطُ
اس کتاب میں کوئی شک نہیں ہے۔
اس کے پاس با ص

مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ (تم سجدہ ۲۳ء ۱۵ء)
نہیں سکتا ہے۔ نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے۔

ہرگز نازل کرواں نہ ہاں فطش
پاک یا شد لاسم لافطش

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (ابتداء سورہ حججہ ۱۳ء)
بے شک ہم نے اتارا جو اس نصیحت کی کتاب کو اور ہمیں اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔
لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (واقعہ ۲۷ء ۳۱ء)
نہیں چھوئیں گے اس کو مگر پاک لوگ۔

انجہ نازل شد بداند کتاب
جمع آیات وسور باشد رحق
آیا بدسو خطا رسد باب
آیا بدجمع علیہ کل منسق

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَمُرَاتِنَهُ (سورہ قیامت ج ۲۹ء)
بے شک ہمارے دستے پر اس کا جمع کرادینا اور پڑھوادینا۔

عہ تمام اہل حق کا اجماع ہے کہ آیاتوں کی ترتیب جمع اور سورتوں کی تحدید و تعیین اور تسمیہ توقیفی
ہے اور یہ سب کام رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود جب تعلیم الہی انجام دیے جس کا یہ عقیدہ
نہیں اس کے متعلق قرآن پاک خود یوں ارشاد فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ دُنِّیْ اَتَتْکُمْ

بعد وفاتِ رہبر

بعد رہبر اس کتابِ خلق اور خلق را باشد بسوئے راہ رو

چنانچہ در روایت صحیح آمدہ کہ مود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تائید و تائید فی کلّم الثقلین
کتاب اللہ و سنتی - وہیں حدیث صحیح است - ہم چھوڑے و لفظیہ تم لوگوں میں دیکھا
پیر اللہ کی کتاب اور اپنی سنت -

اے رہبر کہ او بر رہراں چوں پر بودہ تنہا

حَدِیْثٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ سُرُوفٌ سَرِیْمٌ (آخر سورہ توبہ ج ۱۱)

باکج پیر و نش زندہ بود حُبّت کے از بہر شل خیر و سود

(بقیہ مشعر سابق) کَا یُحْشَوْنَ عَلَیْہَا اَنْ یُّکْفٰی فِی السَّاعِیَةِ مَنْ یَّاتِیْ اٰمَنًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَوْ عَلٰی
مَا یُکْمَلُوْنَ بِمَا یُکْمَلُوْنَ اِنَّ الدِّیْنَ لَقَوْلٌ اَبَالِیْہِ اَمَّا جَاہِلٌ فَہُوَ وَ اِنَّہُ لَکَلْبٌ عَرِیْضٌ
کَا یَا یٰہِ الْہٰطِلُ مَنْ یُّبْیِّنُ لَیْلًا یُّکْمَلُ عَلَیْہِ طَلُوْیْلٌ مَنْ یُّکْمَلُ سَمِیْعٌ اَوْ اَخْرَجَہُ
سورہ حم سجدہ یہ آیات ایسے لوگوں کو سن کر کہ دنیا چاہیے کہ خدا اکتسب ینطق
عَلِیْکُمْ بِالْحَقِّ (ج ۲۰) والسلام علی من اتبع الهدی - تنہا

شمع رو بگذشت چو ل راز چها	هم کتاب نوشت و دهر شاں
این دوختن بجو میراث پدر	در جهاں بگزاشت بهر هر سپهر

این دو شمع آید بکار در هر و ایں	
تا بماند این زمین و آسماں	

خطبہ

ایکے تو قطع مست ازل کردہ	ایں قدر از سعی حاصل کردہ
بودہ و در داتا در خوشنما	ماندہ و در گنجما در گوشما
آخر کار آمدنی پر در ارض	تیکار کردی بہر جایہ در فرض
آمدی بہر جایہ وں از عہد ما	جیف اگر این حالتو افتادی ز پیا
آہ! از عمرے تو ہستی در سفر	ایں سفر را انتہا یا شد مگر
قطع نہ نہا تو کردستی دے	آخری باشد تو ہم منترے
جہاں ہمیں رہا ہی پیشینیت نبود	روح تو در طین باور رو نمود

مطبوعہ برقی مشین دہلی پریس دہلی پو پٹہ

رباعیات

مخلص کبھی رُوٹھا ہی مٹنے کے لئے جھکنا، کبھی حریف مٹنے کے لئے

مڑنا، مٹنا نہیں، سچے غافل، مٹنا بھی اگر یہ ہی، تو بننے کے لئے

سچ اجزا کی ہر جگہ صُلبِ پدر، تھکس بدن کی جاہِ بطنِ مادر

ہر تربیتِ روح کی منزلِ دنیا، عقیقی ہی فقط ہمیشہ رہنے کا ہر گھر

اَوّل آتا ہی جب، تو آخر کے لئے باطن ہوگا ہر ایک ظاہر کے لئے

ہوتا نہیں راستے ہی میں ختم سفر، منزل ہوگی ہر اک مسافر کے لئے

منا عبادی بھی غفر

فہرست مصنفات حضرت حسان المہند

مسہر سحر زلزلہ :- جس میں زلزلہ ہمارے پوری کیفیت اول سے آخر تک نیا
 من و خوبی سے نظم کر کے دکھائی گئی ہے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں اہم سابقہ
 کتابیں بیان کی گئی ہیں۔ ~~میں نے یہ کتابیں پڑھیں ہیں~~ آیا ہے اس کا مضمون
 بیان ہے قابل ویدایمان کو تازہ کر دینے والی کتاب ہے۔ قیمت ۸ روپے علاوہ
 محصول ڈاک۔ (اس کی قیمت مصیبت زدگان زلزلہ کو دی جاتی ہے)
 نصاب تعلیم عربی :- جو صرف غیر روح النوحہ غیر جواہر الادب ۱۲
 پورے سٹ کے خریدار سے صرف تین روپے مگر محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار ان
 تینوں کتابوں سے آپ تین ماہ میں بغیر کسی استاد کی مدد کے عربی گرامر پر بقدر ضرورت
 عبور حاصل کر لیں گے اور صحیح عبارت پڑھ لیں گے اور صحیح ترجمہ کر لیں گے۔
 قومی نظمیں :- جو کہ ار۔ نصیح نصیح ار۔ انول موتی ار۔ سیل اشک ار۔

الملقہ

منیجہ۔ مکتبہ دار الادب۔ پھولاری شریف ضلع پٹنہ

